

# رہنمائے حج اور عمرہ

انعداد طلال بن احمد العقیل



مقدمہ محترم شیخ

صالح بن عبدالعزیز بن محمد آل شیخ

وزیر برائے اسلامی امور، اوقاف اور دعوت و ارشاد



ملقات: احرام باندھنے کی جگہیں

حج اور عمرہ کا طریقہ

ایام ترویہ

ایام عرفہ

مزدلفہ

قربانی کا دن

ایام تشریق

خواتین کے مخصوص مسائل

اہم فتوے

مسجد نبوی کی زیارت کا طریقہ

دعا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

\*\*\* توجہ فرمائیں! \*\*\*

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

\*\*\*

**تنبیہ**

\*\*\*

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر

تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

[webmaster@kitabosunnat.com](mailto:webmaster@kitabosunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

## سفر کے آداب

☆ حج اور عمرہ کرنے والوں پر ضروری ہے کہ وہ حج اور عمرہ کے احکام سیکھیں اور انہیں اچھی طرح سمجھ لیں۔

☆ تمام واجبات کی پابندی کریں، جن میں سب سے بڑھ کر نماز بروقت اور باجماعت ادا کرنا ہے، اور زیادہ سے زیادہ نیک کام کریں؛ مثلاً قرآن پڑھیں، ذکر کریں، دعائیں کریں، اپنے قول و فعل سے لوگوں کے ساتھ احسان کریں، ضرورت مندوں کی مدد کریں، مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آئیں، فقراء کو صدقہ و خیرات دیں، بھلائیوں کا حکم دیں اور برائیوں سے روکیں۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ نیک اور صالح ہمسفر کا انتخاب کرے۔

☆ اپنے اندر اچھے اخلاق پیدا کرے اور لوگوں کے ساتھ اخلاق حسنہ سے پیش آئے جن میں: صبر، معافی، نرمی، بردباری، کسی پر حکم لگانے جلدی نہ کرنا، انکساری، کرم فرمائی، سخاوت، انصاف، رحم دلی، امانت داری، پرہیزگاری، وفاداری، شرم و حیا، سچائی، نیکی اور احسان کرنا شامل ہے۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرے جو اللہ تعالیٰ کی انگلوں اور پچھلوں کے لئے وصیت ہے۔

☆ اسی طرح یہ بھی مستحب ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ثابت اذکار اور دعاؤں کی پابندی کرے:

جن میں سفر اور سواری پر سوار ہونے کی دعا بھی ہے۔

دیکھئے صفحہ: ۷۵

## سفر کے آداب

☆ حج اور عمرہ کرنے والوں پر واجب ہے کہ اپنے حج اور عمرہ میں اللہ کی خوشنودی اور اسکے تقرب کو اپنا مقصد بنائیں؛ دنیوی غرض یا فخر و مباہات سے دور رہیں، القاب یا ریاکار اور دکھاوا سے پرہیز کریں۔

☆ مسافر کے لئے مستحب ہے کہ اپنے مال، جائداد، قرض اور لین دین کے بارے میں وصیت لکھے اور امانتوں کو مستحقین کے حوالے کر دے یا ان سے اجازت حاصل کر لے اس لئے کہ موت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

☆ گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ کر لے، جو گناہ ہو چکے ہیں ان پر شرمندہ ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کر لے۔

☆ لوگوں کے حقوق لوٹا دے مثلاً کسی کا مال لیا ہو، یا کسی کا دل دکھایا ہو تو اس سے معافی طلب کر لے ☆ اپنے حج اور عمرہ کے لئے حلال اور پاک مال کا انتخاب کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور صرف پاک چیزوں کو قبول کرتا ہے۔

☆ تمام گناہوں سے دور رہے؛ اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ دے، ایسی بھیڑ کرے کہ جس سے حاجیوں کو تکلیف پہنچے، چغلی نہ کرے، غیبت میں نہ پڑے، اپنوں یا غیروں سے لڑائی جھگڑا نہ کرے بلکہ بہترین طریقہ اپنائے، جھوٹ سے پرہیز کرے

اور بغیر علم کے کوئی دینی بات نہ کہے۔

## احرام

## احرام سے پہلے

احرام حج اور عمرہ کا سب سے پہلا کام ہے۔

احرام کا مطلب یہ ہے کہ حج یا عمرہ میں داخل ہونے کی نیت کرنا، عمرہ کی نیت سال بھر کی بھی وقت میں ہو سکتی ہے، اور حج کی نیت حج کے مہینوں میں کرے جو یہ ہیں:

شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن۔

عمرہ کرنے والا:  
لَبَّيْكَ عُمْرَةً۔

حج یا عمرہ کے ارکان؛ میقات سے احرام باندھنے کے بعد سے شروع ہوتے ہیں، پھر جب حج یا عمرہ کا ارادہ کرنے والا خشکی کے راستے سے میقات پر پہنچے تو اس کو چاہیے کہ سب سے پہلے غسل کر لے اگر میسر ہو تو خوشبو استعمال کر لے، اگر غسل نہ کر سکے تو کوئی حرج نہیں ہے، پھر دو صاف ستھرے اور سفید احرام کے کپڑے پہن لے، عورت کیلئے احرام کا کوئی مسنون لباس نہیں ہے، البتہ زینت کا اظہار کئے بغیر اپنے جسم کو ڈھانکنے والا کوئی بھی کپڑا چاہے لال ہو یا پیلا یا ہرا وغیرہ پہن لے۔

حج تمتع کرنے والا:  
لَبَّيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا  
بِهَا إِلَى الْحَجِّ۔

پھر یہ کہتے ہوئے حج یا عمرہ کی نیت کر لے:

جب وہ تلبیہ کہنا شروع کر دیتا ہے تو اس کی وجہ سے حج یا عمرہ میں داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اگر وہ بحری یا فضائی راستوں سے آئے تو عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ کپتان میقات کے قریب ہونے کا اعلان کر دیتے ہیں تاکہ حج اور عمرہ کرنے والے حضرات احرام کی تیاری کریں پھر جب میقات کے بالمقابل پہنچ جائیں تو حج یا عمرہ کی نیت کر لیں اور کثرت سے تلبیہ کہتے رہیں۔ اور جب حج یا عمرہ کرنے والا اپنے گھر ہی سے احرام باندھ کر نکلے اور تلبیہ اس وقت شروع کرے جب اسے معلوم ہو جائے کہ کشتی یا ہوائی جہاز میقات کے بالمقابل ہو گیا ہے: تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حج قرآن کرنے والا:  
لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

اور حج افراد کرنے والا:  
لَبَّيْكَ حَجًّا۔

تلبیہ بلند آواز سے صرف مرد کہیں گے عورتیں نہیں۔

آپ کو مندرجہ ذیل کام کرنا مستحب ہے:

☆ ناخن تراشنا، مونچھ کے بال کم کرنا، زیر ناف اور زیر بغل کے بال نکالنا۔

☆ ہو سکے تو غسل کر لے ورنہ کوئی حرج نہیں ہے، غسل مرد اور خواتین حتیٰ کہ حیض اور نفاس والیوں کے حق میں بھی سنت ہے۔

مرد تمام سلعے ہوئے کپڑے نکال دے اور احرام کے کپڑے پہن لے۔

☆ عورت اپنے چہرے کا برقعہ اور نقاب نکال دے اور اوزھنی اوڑھ لے تاکہ غیر محرم مردوں سے اپنے چہرے اور سر کو چھپا سکے، اگر کپڑا اس کے چہرے کو لگ جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اور عورت زیادہ ظاہر نہ ہونے والی خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔

☆ مذکورہ چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد حج کی جس قسم میں چاہے داخل ہونے کی نیت کر لے۔ نیت کے بعد وہ محرم ہو جاتا ہے اگرچہ وہ زبان سے کچھ بھی نہ کہے اور اگر احرام کی نیت کسی فرض نماز کے بعد کر لے تو یہ بہتر ہے، اور اگر فرض نماز کا وقت نہ ہو اور تحیۃ الوضو کی نیت سے دو رکعت پڑھ لے تو کوئی حرج نہیں۔ اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج یا عمرہ کر رہا ہو تو اسی کی طرف سے نیت کر لے اور اگر نیت کے ساتھ: "لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ" (یعنی میں فُلان شخص کی جانب سے عمرہ کے لئے حاضر ہوں) کہے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ تلبیہ کے کلمات:

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْخَمْدَ وَالْبَعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ

☆ تلبیہ کا وقت:

عمرہ میں احرام باندھنے سے لیکر طواف شروع کرنے تک اور حج میں احرام باندھنے سے لیکر عید کے دن صبح حجرہ عقبہ کو نکل کر یاں مارنے تک ہے۔

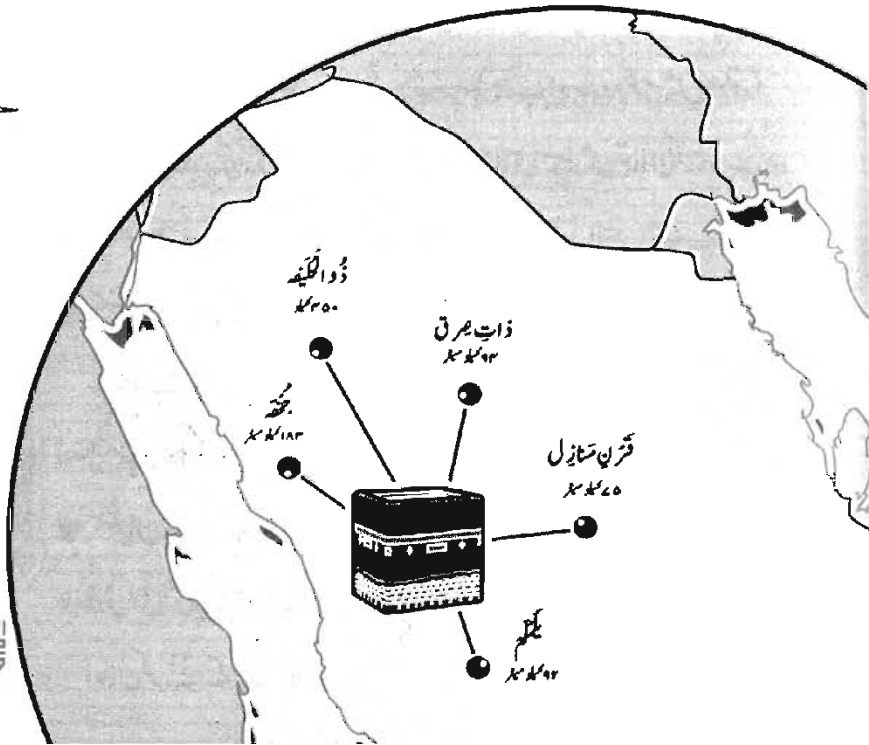


## رسول اللہ ﷺ کے ارشاد فرمایا

هُنَّ لَهْنٌ وَلَمَنْ آتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔

اہل مکہ حج کے لئے مکہ سے ہی احرام باندھیں گے، البتہ عمرہ کے لئے حل یعنی حدود حرم کے باہر مثلاً تَنْعِيم سے احرام باندھیں گے۔ اور جن لوگوں کے گھر میقات کے اندر ہیں مثلاً جدہ، مستورہ، بدر، نجرہ، اُم سلم، شرائع وغیرہ تو یہاں کے باشندے اپنے گھروں سے احرام باندھیں گے۔ اس طرح ان کے گھر ہی ان کے لئے میقات ہیں۔



## احرام باندھنے کی جگہیں

احرام باندھنے کے لئے نبی کریم ﷺ نے پانچ میقات مقرر کئے ہیں، ہر وہ شخص جو حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتا ہے اس پر واجب ہے کہ ان میقات سے احرام باندھے۔

مواقیت: احرام باندھنے کی جگہیں:

یہ مدینہ والوں کی اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں۔ جس کو آجکل ”ایبار علی“ کہا جاتا ہے، جو مکہ سے ۳۵۰ کلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ شام، مغرب، مصر، اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، یہ رابع شہر سے قریب ہے اور آجکل لوگ رابع سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۱۸۳ کلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ نجد والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، اس کا موجودہ نام ”سنبلی کبیر“ ہے جو مکہ مکرمہ سے ۷۵ کلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ یمن والوں اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، آجکل لوگ سعدیہ سے احرام باندھتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۹۲ کلومیٹر پر واقع ہے۔

یہ عراق اور ان لوگوں کی میقات ہے جو اس راستے سے گزرتے ہیں، جو مکہ مکرمہ سے ۹۳ کلومیٹر پر واقع ہے۔

لہذا جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے سے ان میقات پر سے گزرے اس پر واجب ہے کہ یہاں سے احرام باندھے۔ اور جو جان بوجھ کر بغیر احرام کے ان جگہوں سے

گزر جائے تو اس کو واپس لوٹ کر یہاں سے احرام باندھنا ضروری ہے،

ورنہ مکہ میں ایک بکری ذبح کر کے وہاں کے فقراء میں تقسیم کرنا واجب ہے۔

ذَوَالْحَلِيفَةِ

جُحْفَةَ

قَزِينَ مَنَازِلَ

يَلْمَلَمَ

ذَاتِ عَرَقٍ



## تسختورات احرام



## تسختورات احرام

● منگنی کرنا یا عقد نکاح کرنا، خواہ اپنے لئے ہو یا دوسروں کے لئے، جماع کرنا، یا عورتوں سے مباشرت کرنا (سب حرام ہیں) عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”مُحْرِمٌ نَهَىٰ أَنْ يَنْكَحَ كَرَىٰ وَأَنْ يَنْكَحَ كَرَاؤُةً أَوْ نَهَىٰ كَرَىٰ“ (مسلم)۔

● عورت حالت احرام میں دستاں نہ پہننے، اور اپنے چہرے کو نقاب یا برقعہ سے نہ چھپانے، البتہ اجنبی مرد کی موجودگی میں اپنے چہرے کو اوڑھنی وغیرہ سے چھپانا واجب ہے، جس طرح دیگر حالات میں واجب ہے۔

● مُحْرِمٌ كَوَاحِرَامٍ سِوَا سِرْكَوْذِهَا نِيَا جَائِزٌ نِيَسِي هِي اَوْر نِه اِيَسِي چيزوَن سِي جوسر كُو لُك جَائِي مِثْلَا: ثُوْبِي، شِمَاغ، غَمْرَه، عَمَامَه، اَكْر بَهُول كَرِيَا اِنْجَانِي مِي دُهَانِي لِي تُوِيَا اَدَانِي كِي بَعْدِيَا حَكْم مَعْلُوم هُو جَانِي كِي بَعْدِ اس كُو نَكَال دِي، اس طَرَح اس پَر كُو نِي گِنَاهِ وَغِيْرَه نِيَسِي هِي۔

● اِسِي طَرَح مُحْرِمٌ كُو پورِي بَدَن پَر يَابَدَن كِي كِچھ حصِي پَر سِلَا هُوَا كِپْرَا پِيْنِنَا جَائِز نِيَسِي هِي، مِثْلَا: جِبِي، قَمِيص، ثُوْبِي، پَا جَامِه، اَوْر موزِي پِيْنِنَا۔ هَا اَكْر كِهْلَا كِپْرَا نِه پَائِي تُو پَا جَامِه پِيْنِنَا جَائِز هِي، اَوْر جُو شَخْص جُو تَانِه پَائِي اس كُو موزِي پِيْنِنَا جَائِز هِي، اس مِي كُو نِي حَرَج نِيَسِي هِي۔

مِيقَات سِي اِحْرَام بَانْد هِنِي كِي بَعْدِ حَجِّ يَاعْمَرَه كَرْنِي وَا لِي پَر دَرَج ذِيل كَام حَرَام هُو جَاتِي هِي:

● بَال يَانَا خَن نَكَالِنَا، هَا اَكْر بَغِيْر قَصْد وَا رَادِه كِي كَر جَائِي، يَا بَهُول كَرِيَا حَكْم مَعْلُوم نِه هُونِي كِي بِنَا پَر كِچھ بَال نَكَال دِي، يَانَا خَن تَرَاش لِي، تُو اس پَر كُو نِي گِنَاهِ نِيَسِي هِي۔

● مُحْرِمٌ كِي لِي جِسْم يَا كِپْرِي مِي خُوشْبُو لُگَانَا جَائِز نِيَسِي هِي اَوْر اَكْر اِحْرَام بَانْد هِنِي سِي پِيْلِي جِسْم مِي لُگَانِي هُونِي خُوشْبُوكَا اَثَر بَاقِي رِه جَائِي تُو كُو نِي حَرَج نِيَسِي هِي، اَلْبَتِه كِپْرِي مِي اَكْر اَثَر هِي تُو اس كُو دُهُونَا ضَرُورِي هِي۔

● مِسْلَمَانٌ مُحْرِمٌ (هَر جِگِه) اَوْر غِيْر مُحْرِمٌ (جِب دِه حُدُودِ حَرَم مِي هُو تُو) هَر دُونُو كِي لِي خَشْكِي كَا شَكَار كَرْنَا، يَا شَكَار كُو بَهْگَانَا يَا اس سِلْسِلِي مِي تَعَاوَن كَرْنَا، سَب حَرَام هِي۔

● مِسْلَمَان چَا هِي مُحْرِمٌ هُو يَا غِيْر مُحْرِمٌ هَر دُونُو حَالَتُو مِي حَرَم كِي جَهَّاز اَوْر اس كِي هَرِي بَهْرِي پُو دِي جُو خُود رُو بِي اِن كُوَا كِهْا نَا؛ حَرَام هِي، اِسِي طَرَح حُدُودِ حَرَم مِي شَكَار كَرْنَا مُحْرِمٌ اَوْر غِيْر مُحْرِمٌ دُونُو كِي لِي حَرَام هِي۔

● مِسْلَمَان چَا هِي مُحْرِمٌ هُو يَا غِيْر مُحْرِمٌ هَر دُونُو حَالَتُو مِي حُدُودِ حَرَم مِي گِرِي هُونِي كُو نِي بِي جِيْز خُوَاه پِيْسِي هُونِ يَا سُونَا چَانْدِي وَغِيْرَه اِثْمَانَا حَرَام هِي، اَلْبَتِه لُوْگُو مِي اِعْلَان كَرْنِي كِي لِي اِثْمَا سَكْتَا هِي۔



## حج تہین تسنیں



## محرّم کے لئے برائے سید

جو شخص حج کا ارادہ کرے اس پر واجب ہے کہ تین قسموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے

حج کے مہینے یعنی شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں عمرہ کا احرام باندھے، اور لَبَيْكَ عُمْرَةً مُتَمَتِّعًا بِهَا إِلَى الْحَجِّ کہے، طواف اور سعی کرے اور بال نکال کر عمرہ سے فارغ ہو جائے، اس کے بعد اس کے لئے تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی قیام گاہ سے حج کا احرام باندھ کر منیٰ جائے اور حج پورا کر لے، تمتع کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایام حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھے۔

۱	تمتع
عمرہ	
حج	
اور قربانی	

حج اور عمرہ کی نیت ایک ساتھ کرے اور لَبَيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدم کرے حج اور عمرہ کی سعی کرے اور احرام کی حالت ہی میں رہے حلال نہ ہو، آٹھویں تاریخ کو منیٰ جائے پھر عمرہ اور حج کے بقیہ ارکان پورا کرے، البتہ سعی نہ کرے کیونکہ وہ طوافِ قدم کے ساتھ سعی کر چکا ہے، قرآن کرنے والا ایک بکری قربانی کرے یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایام حج میں تین روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھے۔

۲	قرآن
عمرہ	
حج	
اور قربانی	

صرف حج کی نیت کرے، اور لَبَيْكَ حَجًّا کہے، جب مکہ پہنچے تو طوافِ قدم اور حج کی سعی کر لے، اور حالتِ احرام میں رہے یہاں تک کہ تمام ارکان مکمل کر لے۔ افراد کرنے والے پر قربانی نہیں ہے اس لئے کہ اس نے صرف حج کیا ہے، عمرہ نہیں کیا۔

۳	افراد
صرف حج	
اس پر قربانی نہیں ہے	

جو قربانی کا جانور اپنے ساتھ نہ لائے اس کے حق میں تمتع افضل ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کو اسی حج کا حکم دیا تھا۔

● گھڑی اور ہیڈ فون پہننا۔

● انگٹھی اور چپل پہننا۔

● چشمہ، بلٹ، اور کمر بند پہننا۔

● چھتری یا گاڑی کی چھت سے سایہ حاصل کرنا جائز ہے،

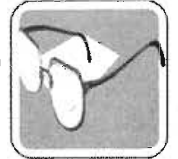
اسی طرح سر پر سامان یا بستر اٹھانا جائز ہے۔



● زخم پر پٹی باندھنا، سر اور بدن دھونا جائز ہے،

اسی طرح احرام کے کپڑے بدلنا، انکو دھونا جائز ہے،

اگر سر اور بدن دھوتے وقت بغیر قصد کے کچھ بال



● گر جائیں تو کوئی بات نہیں ہے۔

● اگر محرم بھول کر یا انجامے میں اپنے

سر کو ڈھانک لے تو یاد آنے پر یا حکم معلوم

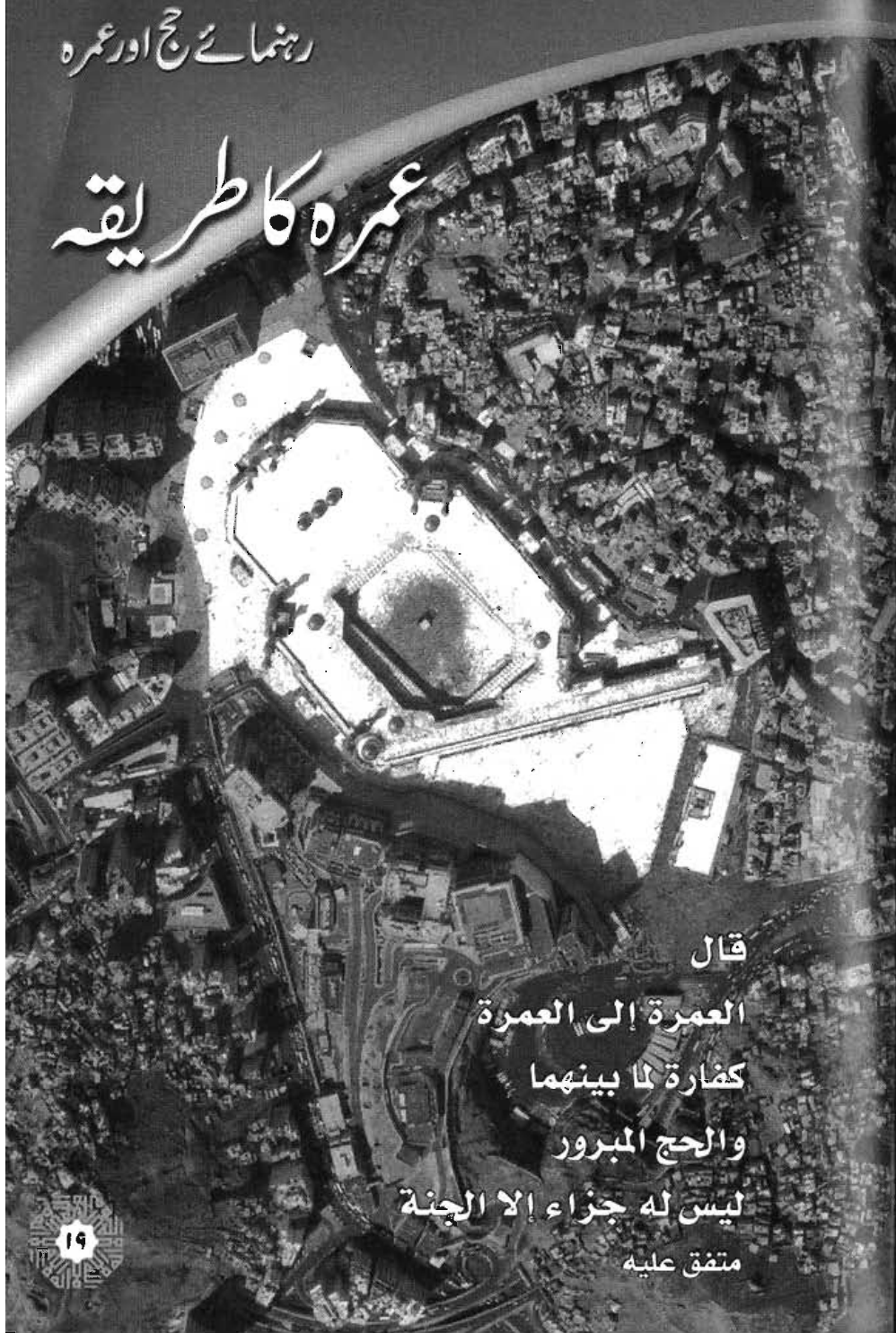
ہو جانے کے بعد اس کو ہٹانا واجب ہے۔





رہنمائے حج اور عمرہ

# عمرہ کا طریقہ



قال

العمرة إلى العمرة

كفارة لما بينهما

والحج المبرور

ليس له جزاء إلا الجنة

متفق عليه

یوم الترویہ (آٹھویں ذی الحجہ) سے پہلے

افراد کرنے والا	قرآن کرنے والا	تمتع کرنے والا
”سب کے سب میقات سے احرام باندھیں“		
۱ طوافِ قدوم کرے	طوافِ قدوم کرے	طوافِ قدوم کرے
۲ حج کی سعی کرے	حج اور عمرہ کی سعی کرے	عمرہ کی سعی کرے
اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرے		
یومِ انحر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔	یومِ انحر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔	یومِ انحر تک احرام کی حالت میں رہے اور محظورات احرام سے بچتا رہے۔
۱ مفرد کے لئے طوافِ قدوم سنت ہے اگر اس کو چھوڑ دے تو کوئی بات نہیں۔		
۲ طوافِ قدوم کرنے کے بعد فوراً منی چلے جائے توج کی سعی طوافِ افاضہ کے بعد کر لے۔		

جو بچہ سن تیز کو نہ پہنچا ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور بیچے کے سٹلے ہوئے کپڑے نکال دے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے اس طرح بچہ بھی محرم ہو جائے گا، وہ بھی انہی چیزوں سے بچتا رہے جن سے بڑا محرم بچتا ہے، اسی طرح وہ بچی جو سن تیز کو نہ پہنچی ہو: اس کا ولی (سرپرست) اس کی جانب سے نیت کرے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے، اس طرح بچی بھی محرم ہو جائے گی، وہ بھی انہی چیزوں سے بچے گی جن سے ایک بڑی محرم عورت بچتی ہے۔ طواف کی حالت میں ان دونوں بچہ بچی کے کپڑے اور بدن پاک و صاف رہنا چاہئے، اس لئے کہ طواف نماز کی طرح ہے، جس میں طہارت شرط ہے۔ اور اگر بچہ اور بچی سن تیز کو پہنچے ہوں تو اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھیں گے۔ اور احرام باندھنے کے وقت بڑے لوگ جو کچھ کرتے ہیں یہ بھی وہی کریں گے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا، وغیرہ۔



## عمرہ کا طواف

عمرہ کرنے والا جب مکہ مکرمہ پہنچے:

تو فوراً غسل کر لے پھر مسجد حرام جائے جو اللہ کا پرانا گھر ہے، تاکہ عمرہ کے ارکان ادا کرے اور بغیر غسل کے بھی مسجد حرام جاسکتا ہے، اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اپنا داہنا پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةِ وَ السَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطٰنِيْهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔  
داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی قدیم سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا مشروع ہے۔

پھر طواف کے لئے کعبہ شریف کی طرف جائے،

مرد آدمی کے لئے سنت یہ ہے کہ عمرہ اور طواف قدوم میں اضطباع کرے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنا داہنا کندھا کھلا رکھے اور کپڑے کے کواہنے کندھے کے بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔

طواف کا آغاز حجر اسود سے کرے،

اگر حجر اسود تک پہنچ سکتا ہے تو پہنچ کر بوسہ دے، مزاحمت و مدافعت، گالی گلوچ اور مار دھاڑ سے لوگوں کو تکلیف نہ دے کیونکہ یہ طریقہ غلط ہے اور اس میں ایذا رسانی ہے۔ بلکہ اللہ اکبر کہتے ہوئے دور ہی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا کافی ہے، اور گزرتے وقت حجر اسود کے سامنے نہ ٹہرے۔

دوسروں کو دھکا دینا یا انہیں تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔

## عمرہ کا طواف

اس طرح اپنا طواف جاری رکھے ساتوں چکر میں زیادہ سے زیادہ اللہ کا ذکر،

استغفار، دعایا قرآن کی تلاوت کرتے رہے، مخصوص دعاؤں کے ساتھ آواز بلند نہ کریں اس لئے کہ اس سے طواف کرنے والوں کو خلل ہوتا ہے۔

رکن یمانی پر پہنچنے کے بعد میسر

ہو تو اپنے ہاتھ سے اس کا استلام کرے (یعنی چھوئے)، اس کو بوسہ نہ دے اور نہ اس کا مسح کرے، جیسا کہ بعض لوگ بخلاف سنت کرتے ہیں، اگر رکن یمانی کا استلام نہ کر سکے تو اس کو چاہیے کہ بغیر اشارہ اور بغیر تکبیر (اللہ اکبر) کہے اپنے طواف کو جاری رکھے۔ سنت یہ ہے کہ رکن یمانی

اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اِنْتَا فِي الدُّنْيَا حَسْبُنَا وَفِي الْآخِرَةِ حَسْبُنَا وَفَتَا عَذَابِ النَّارِ

سورة البقرة

اس طرح سات چکر لگا کر اپنے طواف کو مکمل کرے،

ہر چکر حجر اسود سے شروع کرے اور حجر اسود پر ختم کرے، ابتدائی تین چکر وہ میں مل کرے یعنی صرف طواف قدوم کے پہلے تین چکر میں کم فاصلے کے ساتھ قدم اٹھا کر تیز چلے۔

## ⊘ طواف کے دوران ہتھ ملانا حرام

⊘ دوران طواف حجر کے اندر سے گزرنا، اور یہ اعتقاد رکھنا کہ وہ طواف میں داخل ہے۔  
حقیقت یہ ہے کہ حجر کے اندر سے طواف کرنے سے طواف باطل ہو جاتا ہے۔

اس لئے کہ حجر کعبہ میں داخل ہے۔

⊘ کعبہ کے تمام کناروں، دیواروں، غلاف، دروازے اور مقام ابراہیم کو چھونا۔  
یہ ناجائز ہے، بلکہ بدعت ہے جس کی شریعت میں کوئی بنیاد نہیں ہے، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے ایسا کیا ہے۔

⊘ دوران طواف عورتوں کو مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے، خاص کر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے پاس۔

اور جب طواف سے فارغ ہو جائے تو درج ذیل کام کرے:

۱ دانہ کدھ کو ڈھانپ لے۔

۲ اگر میسر ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت پڑھ لے۔ یہ نماز سنت موکدہ ہے۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد:

سُورَةُ الْكَافِرُونَ

پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد

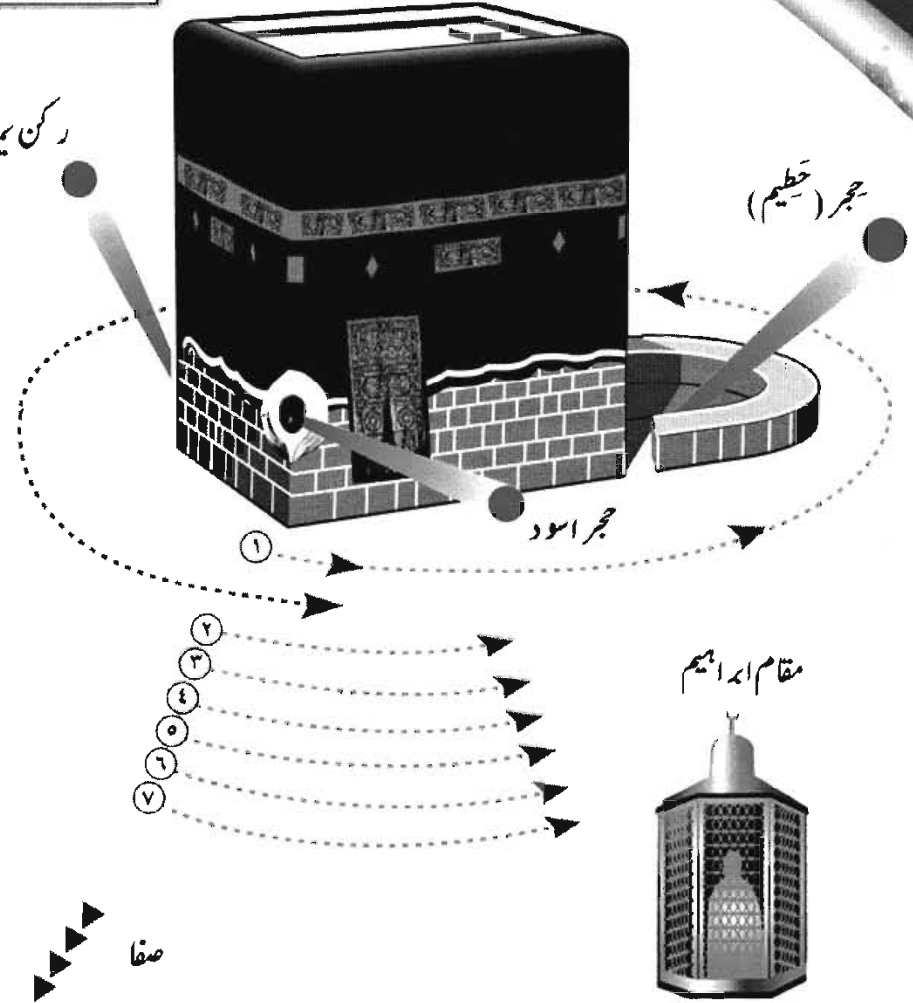
سُورَةُ الْاٰخِلَافِ

پڑھے۔ اگر ان کے علاوہ کوئی دوسری سورتیں پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔



حجر اسود

رکن یمانی



صفا

ہر چکر حجر اسود سے شروع ہوتا ہے اور حجر اسود پر ختم ہوتا ہے

## عمرہ کی سعی

## سرود

طواف ختم ہو جانے کے بعد:

عمرہ کرنے والا سعی کے سات چکرا ادا کرنے کے لئے صفا کی طرف جائے، جب صفا سے قریب ہو جائے تو اس طرح کہے اَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

پھر صفا پر چڑھے

اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے اور تین بار اللہ اکبر کہے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعَدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

یہ دعائیں بار پڑھے

اور ہر ایک کے درمیان جو چاہے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرے، اور اگر اسی دعا پر اکتفاء کر لے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف دعا کے وقت اٹھائے، اللہ اکبر کہتے وقت اشارہ نہ کرے،  
دونوں ہاتھوں سے اشارہ کرنا حج اور عمرہ کرنے والوں کی عام غلطیوں میں سے ہے۔

پھر صفا سے اتر کر مردہ

کی طرف چلتے ہوئے جو میسر ہو اپنے اور اپنے اہل و عیال اور عام مسلمانوں کے لئے دعا کرتے رہے۔ جب ہری لائٹ پر پہنچے تو

تیز دوڑے یہ صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں،

اور جب دوسری ہری لائٹ پر پہنچے تو عام چال چلے یہاں تک کہ مردہ پہنچ جائے۔

جب مردہ پہنچے تو کعبہ کی طرف رخ کر کے وہی دعائیں پڑھے جو صفا پر پڑھ چکا ہے۔

لیکن آیت نہ پڑھے اور جو چاہے دعائیں کرے پھر مردہ سے اترے اور عام چال چلے جب ہری لائٹ پر پہنچے تو دوسری ہری لائٹ تک تیز دوڑے پھر عام چال چل کر صفا پر چڑھے، اس طرح اپنی سعی کے سات چکرا پورے کرے، صفا سے مردہ تک ایک چکرا اور مردہ سے صفا تک دوسرا چکرا ہوگا۔

اگر سعی چلتے ہوئے شروع کرے پھر تھکان محسوس کرے یا۔ اللہ نہ کرے۔ کوئی بیماری لاحق ہو جائے اور اپنی سعی کو دویل چیر (کرسی) پر مکمل کر لے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

حیض اور نفاس والی عورت کے لئے جائز ہے کہ..

طواف کے سوا سعی ادا کرے اس لئے کہ سعی کی جگہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے..

سعی کے دوران ہری لائٹوں کے درمیان عورتوں کا دوڑنا عام غلطیوں میں سے ہے..

سعی مکمل کرنے کے بعد عمرہ کرنے والا اپنے

سر کے بال منڈوائے یا کٹنگ کرائے، منڈوانا افضل ہے۔ کٹنگ پورے بالوں کی ہونی چاہیے۔

اور عورت اپنی چوٹی سے انگلی کے ایک پورے کے برابر کم کر لے۔

اس طرح عمرہ کے کام ختم ہو جاتے ہیں

اور اب عمرہ کرنے والوں کے لئے وہ تمام چیزیں حلال ہو جاتی ہیں جو احرام کی وجہ سے حرام تھیں۔





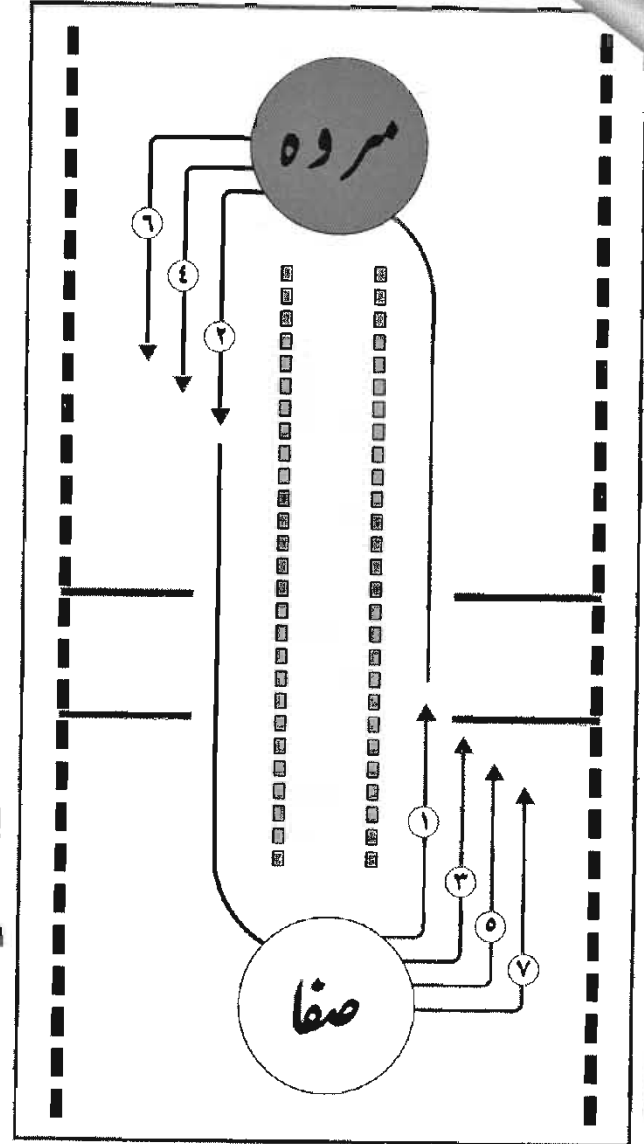
رہنمائے حج اور عمرہ

# حج کا طریقہ



فان حج  
 من حج فلم يرفث ولم يفسق  
 رجع من ذنوبه  
 كيوم ولدته أمه  
 حديث صحيح

سی صفائے شروع ہوتی ہے اور سر روہ ختم ہوتی ہے



دوہری لائنوں کے درمیان تیز چلنا



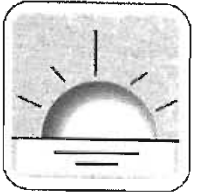
## تربس ذی الحجہ

## ذی الحجہ کی آٹھویں ساریح

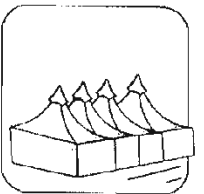
یوم ترویہ..

حج کے ارکان آٹھویں ذی الحجہ سے شروع ہوتے ہیں، اس دن کو یوم ترویہ کہا جاتا ہے۔

ظہر سے پہلے



ظہر عصر مغرب اور عشاء کی نمازیں



منیٰ میں رات گزارنا

تمتع کرنے والا اس دن چاشت کے وقت احرام باندھے، احرام باندھنے سے قبل وہ تمام کام کرے جو عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے کیا ہے مثلاً غسل کرنا، خوشبو لگانا اور نماز پڑھنا، پھر اپنی قیام گاہ سے احرام باندھے، البتہ قرآن اور افراد کرنے والے حاجی اپنے احرام میں باقی رہیں گے۔ تمتع، قرآن اور افراد کرنے والے تمام حاجی ظہر سے پہلے منیٰ کی طرف نکلیں، ظہر، عصر، مغرب، اور عشاء کی نمازیں جمع کئے بغیر ان کے اوقات میں چار رکعت والی نمازوں کو قصر کے ساتھ پڑھیں۔ نویں ذی الحجہ کی رات منیٰ ہی میں گزاریں، اور فجر کی نماز بھی وہیں پڑھیں، یوم ترویہ سے پہلے منیٰ پہنچنے والا منیٰ ہی میں ترویہ کے دن چاشت کے وقت حج کا احرام باندھ لے۔ سنت یہ ہے کہ حاجی ترویہ کا دن منیٰ میں گزارے، نویں ذی الحجہ کو فجر پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہونے کا انتظار کرے، پھر سکون وقار کے ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے، ذکر کرتے ہوئے، دعا کرتے ہوئے، قرآن پڑھتے ہوئے، لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ اور اللهُ اَكْبَرُ کہتے ہوئے، اللہ رب العالمین کی حمد اور اس کا شکر ادا کرتے ہوئے چلتے رہیں۔

عرفہ کا دن..

وقوف عرفہ حج کا ایک رکن ہے اس کے بغیر حج صحیح نہیں ہو سکتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حج عرفہ میں ٹھہرنا ہے

ابوداد، ترمذی۔

عرفہ کا دن..

سب سے بہترین دن ہے،

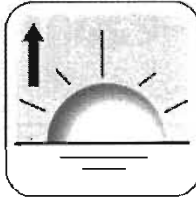
اس دن حاجیوں کے وفود میدان عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ جہاں سورج غروب ہونے تک ٹھہرتے ہیں، اس دن اللہ تعالیٰ بطور فخر ان کا ذکر اپنے فرشتوں سے کرتا ہے۔

صحیح مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی اور دن میں اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد نہیں کرتا، پھر قریب ہو کر بطور فخر تمہارا ذکر فرشتوں سے کرتا ہے۔

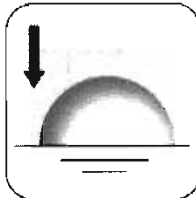
چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کی خواہش کیا ہے؟..)

ہم اللہ سے اس کا فضل و احسان طلب کرتے ہیں...

سورج طلوع ہونے سے لیکر



سورج غروب ہونے تک





## بندہ ضروری پیش نام غلطیاں

حدود عرفہ کے باہر اترنا اور سورج غروب ہونے تک وہیں رہ جانا پھر مزدلفہ لوٹ جانا۔ جس نے ایسا کیا اس کا حج نہیں ہوگا۔

☒ سورج غروب ہونے سے پہلے ہی عرفہ سے نکل جانا؛ یہ جائز نہیں ہے اس لئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کے عمل کے خلاف ہے۔

☒ جس نے ایسا کیا اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے عرفہ لوٹ جائے اگر نہ لوٹے تو اس کو ایک دم (قربانی) دینا ضروری ہو جاتا ہے۔

☒ جبل عرفہ پر چڑھنے کی خاطر بھینر لگانا، دھکے دینا، اس کی چوٹی پر پہنچنا، اس کو چھونا اور وہاں نماز پڑھنا، یہ سب بدعتیں ہیں جن کی دین میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔

☒ مزید یہ کہ اس پر چڑھنے سے صحت اور بدن پر بھی مختلف نقصانات مرتب ہوتے ہیں۔ دعا کے وقت جبل عرفہ کی طرف رخ کرنا۔

☑ سنت تو یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ کی طرف رخ کریں۔



## توبہ ذی الحجہ

عرفہ کا دن..

سنت یہ ہے کہ حاجی اگر میسر ہو تو مقام نجرہ میں اترے ورنہ سیدھے عرفہ کے حدود میں داخل ہو جائے، وہاں بہت سی نشانیاں اور علامتیں ہیں جو عرفہ کے حدود کی نشاندہی کرتی ہیں... عرفہ کا سارا میدان ٹہرنے کی جگہ ہے، حاجی کو چاہئے کہ اس عظیم دن میں وقت سے فائدہ اٹھانے کی فکر کرے تلبیہ، ذکر، اور کثرت استغفار کرے، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے، خشوع و خضوع کے ساتھ گڑ گڑاتے ہوئے اللہ کی طرف متوجہ جائے، اپنے لئے اپنے گھر والوں کے لئے، اپنی اولاد اور دیگر مسلمانوں بھائیوں کے لئے دعائیں کرے۔

ظہر کا وقت ہو جائے تو امام صاحب وعظ و نصیحت پر مشتمل خطبہ دیتے ہیں، پھر ظہر اور عصر: قصر اور جمع کر کے پڑھنا۔

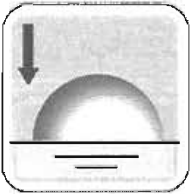
ہیں۔ رسول اللہ نے بھی ایسا ہی کیا تھا، ان دونوں نمازوں سے پہلے یا درمیان میں یا ان دونوں کے بعد کوئی (سنت یا نفل) نماز نہ پڑھے۔

حاجیوں کو چاہئے کہ اس مبارک دن میں ایسی غلطیوں سے بچیں جو اس عظیم دن، اور اس باعزت جگہ میں ان کے اجر و ثواب کو ضائع کر دیتے ہیں۔

میدان عرفہ



ظہر اور عصر: قصر اور جمع کر کے پڑھنا۔



غروب شمس

مزدلفہ کی طرف





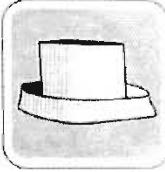
## ادارہ سب راہی منی پہنچنے

اور جب حاجی منی پہنچے تو حجرہ عقبہ کی طرف جانے میں جلدی کرے،  
حجرہ عقبہ وہ ہے جو مکہ سے قریب ہے۔

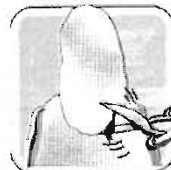
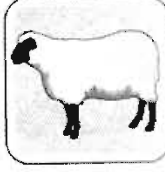
چنانچہ حجرہ عقبہ پہنچنے ہی تلبیہ بند کر دے، پھر درج ذیل کام کرے:



حجرہ عقبہ کو سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے،  
ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔



اگر اس پر قربانی ضروری ہے تو قربانی کرے،  
خود بھی کھائے اور فقراء کو بھی کھلائے۔



اپنے سر کے بال منڈوائے یا کم کرائے، لیکن منڈوانا افضل ہے،  
اور عورت اپنے بالوں میں سے انگلی کے ایک پور کے برابر کم کر لے۔



یہ ترتیب افضل ہے

اور اگر کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## مزدلفہ

نویں ذی الحجہ کو سورج غروب

ہونے کے وقت حجاج کے قافلے - اللہ کی برکت سے -، مشعر حرام - مزدلفہ - کی  
طرف چل پڑتے ہیں، تلبیہ کہتے ہوئے، اللہ کا ذکر کرتے ہوئے، اس کے احسان،  
اور اس کے فضل و کرم کا شکر ادا کرتے ہوئے کہ اللہ نے انہیں میدان عرفات  
میں حاضری کی توفیق بخشی ہے، یہاں پہنچنے کے فوری بعد مغرب اور منشاء صبح اور قصر،  
ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور رات گزارتے ہیں۔

مزدلفہ پہنچنے ہی بعض حجاج غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں جن سے متنبہ ہونا چاہیے، مثلاً:  
مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنے سے پہلے کنکریاں چننا۔  
یہ اعتقاد رکھنا کہ کنکریاں مزدلفہ سے اٹھانا ضروری ہے۔

جیسا کہ ہم ذکر چکے ہیں؛ کہ سنت یہ ہے کہ حجاج یہ رات مزدلفہ میں گزاریں،  
یہاں تک کہ نماز فجر پڑھ لیں،

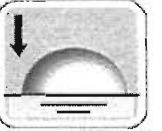
البتہ خواتین، کمزور لوگ، بچے اور ان سب کے ذمہ دار حضرات آدھی رات  
کے بعد منی جا سکتے ہیں۔

حاجی جب نماز فجر سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ مشعر حرام  
جو کہ مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے، اس کے پاس ٹہرے، یا مزدلفہ میں کسی بھی  
جگہ ٹہر جائے، کثرت سے اللہ کا ذکر کرے، تکبیر کہے، اور جتنا ہو سکے دعائیں  
کرے، پھر سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے چل پڑے۔

منی جاتے ہوئے راستے میں حجرہ عقبہ کو مارنے کے لئے سات کنکریاں چن لے،  
جو چنے کے دانے سے ذرا بڑے ہوں، اور بقیہ دونوں کے لئے منی ہی سے چن لے۔

یہاں سے - اللہ کی برکت میں - تلبیہ کہتے ہوئے خشوع کے ساتھ زیادہ سے  
زیادہ اللہ کا ذکر کرتے ہوئے منی کی جانب چلا رہے۔

غروب کے وقت



مزدلفہ کی طرف



مغرب اور عشاء کی نمازیں  
چن اور قصر کے ساتھ پڑھنا

مزدلفہ میں رات گزارنا

نماز فجر پڑھنا

ذکر و دعا

کنکریاں چننا



منی کی طرف

لبيك اللهم لبيك .. لبيك لا شريك لك لبيك .. ان الحمد والنعمة لك والملك .. لا شريك لك

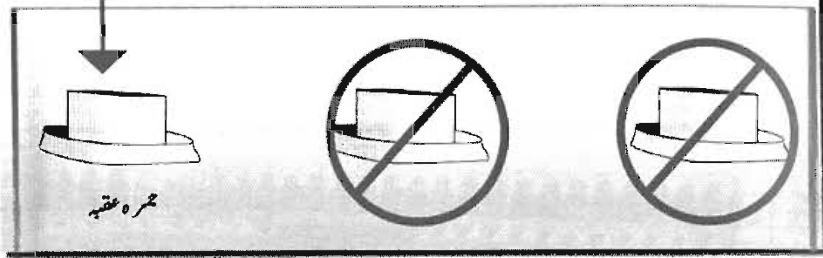
## حجرات کو کنکریاں مارنا

## ذی الحجہ کی دسویں تاریخ

یہ قربانی کا دن ہے اور بقرہ عید کا پہلا دن ہے۔

عید کے دن صبح مزدلفہ سے منی پہنچ کر مندرجہ ذیل کام کریں:

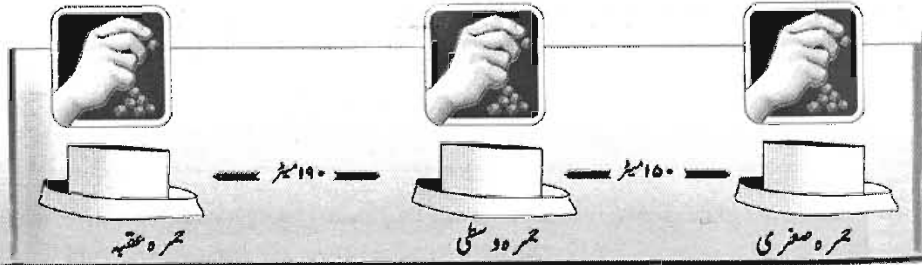
حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے میں جلدی کرے، سات کنکریاں مارے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔



مکہ کی جانب

ایام تشریق کے تینوں دنوں میں۔

حجرہ صغریٰ، حجرہ وسطیٰ، اور حجرہ عقبہ؛ تینوں کو کنکریاں مارے۔



مسلمان دنیا کے مشرق اور مغرب میں اور حجاج منی کے میدان میں ایک خاص انداز میں عید الاضحیٰ کا استقبال کرتے ہیں، اس حال میں کہ وہ اللہ کی نعمتوں سے خوش و خرم ہوتے ہیں، اور اللہ کے تقرب کی خاطر اپنے جانوروں کی قربانیاں کرتے ہیں۔ حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد ان الفاظ میں عید کی تکبیر کہتا ہے:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .. اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ.

حجرات کو کنکریاں مارتے وقت بعض حاجیوں سے بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں مثلاً:

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیاطین کو مارے ہیں، چنانچہ وہ غصہ میں گالیاں دیتے ہوئے کنکریاں مارتے ہیں، جب کہ حجرات کو کنکریاں مارنے کا مقصد صرف اللہ کے ذکر کو قائم کرنا ہے۔

بڑی بڑی کنکریاں، یا جوتوں، یا کٹڑی کے ٹکڑوں سے حجرات کو مارنا؛ دین میں غلو ہے جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

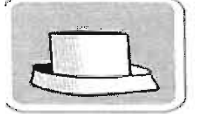
رمی کے لئے حجرات کے پاس بھیڑ لگانا اور جھگڑا کرنا؛ بڑی غلطی ہے، حاجی پروا جب ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی برتے اور حوض کے اندر صحیح جگہ پر رمی کرنے کی کوشش کرے خواہ کنکری ستون کو لگے یا نہ لگے۔

ایک ساتھ تمام کنکریاں مارنا؛ اس صورت میں یہ سب ایک ہی کنکری شمار ہوگی، حالانکہ مشرودع تو یہ ہے کہ کنکریاں یکے بعد دیگرے مارے، اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

حاجی جب حجرہ عقبہ کو کنکری مار لے، حلق یا قصر کر لے تو اس کے لئے تحلل اول جائز ہو گیا، اب وہ سہلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے۔

اور عورت کے سوا احرام کی تمام ممنوع چیزیں اس کے لئے حلال ہو جاتی ہیں۔

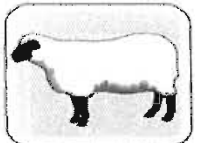
حجرہ عقبہ کی طرف جانا



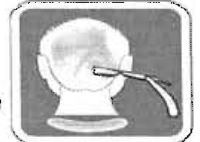
تلبیہ بند کرے

حجرہ عقبہ کو رمی کرے

تکبیرات عید کہتا رہے



قربانی کرے



حلق یا قصر کرے



## ایام تشریق

## طوافِ افاضہ

گیارہویں ذی الحجہ کی رات ہی سے ایام تشریق شروع ہو جاتے ہیں۔

قربانی کے دن حاجی طوافِ افاضہ کے بعد منی لوٹ جائے اور ایام تشریق کی تینوں راتیں وہاں گزارے۔

یا جس کو جلدی جانے کا ارادہ ہو وہ دو راتیں گزارے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَأَذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقَىٰ وَأَتَقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کی یاد ان گنتی کے چند دنوں (ایام تشریق) میں کرو، دو دن کی جلدی کرنے والے پر بھی کوئی گناہ نہیں، اور جو پیچھے رہ جائے اس پر بھی کوئی گناہ نہیں، یہ پرہیزگار کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور یاد رکھو کہ تم سب اسی کی طرف جمع کئے جاؤ گے۔

حاجی پر واجب ہے کہ...

منی میں جتنے دن گزارے ان میں زوال کے بعد تینوں حمرات کو کنکریاں مارے۔

ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہے۔

کثرت سے ذکر اور دعا کرے۔

اطمینان اور سکون کا التزام کرے۔

بھیڑ لگانے اور جھگڑا کرنے سے پرہیز کرے۔

گیارہویں رات

بارہویں رات

تیرہویں رات



طوافِ افاضہ حج کا ایک رکن ہے، اس کے بغیر حج پورا نہیں ہوتا...

حاجی عید کی صبح جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد مکہ جائے اور طوافِ افاضہ کر لے، تمتع کرنے والا سعی بھی کرے، اور حجِ قرآن یا حجِ افراد کرنے والے اگر طوافِ قدوم کے ساتھ سعی نہ کئے ہوں، (تو وہ بھی سعی کر لیں)۔ طوافِ افاضہ کو ایام منی کے بعد تک مؤخر کرنا جائز ہے۔



جب حاجی قربانی کے دن طوافِ افاضہ سے فارغ ہو جائے تو اس کے لئے احرام کی تمام ممنوع چیزیں حتیٰ تک کہ عورت بھی حلال ہو جاتی ہے۔

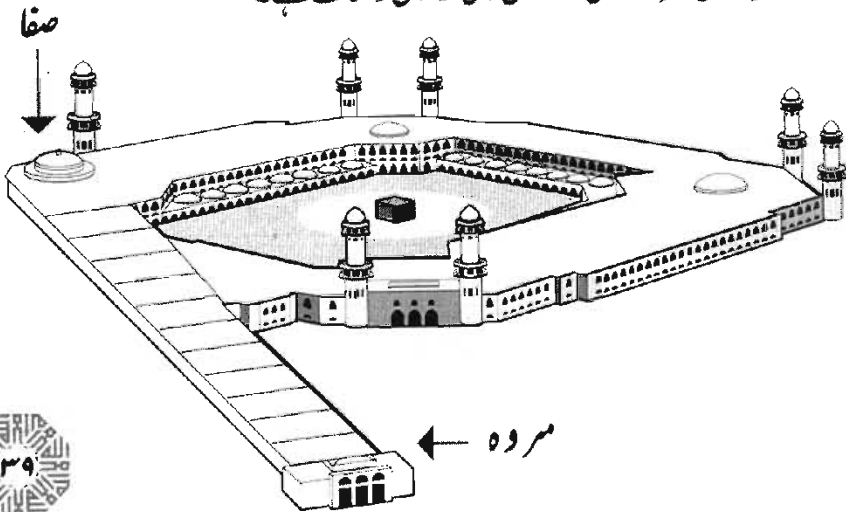


## طرقات و دواع

حجاج منی سے نکلنے کے بعد طواف و دواع کرنے کے لئے مکہ مکرمہ جائیں، حج کے تمام ارکان و واجبات ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کا حکم بجالاتے ہوئے حج کا آخری کام بیت اللہ کا طواف کریں، آپ ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی اس وقت تک ہرگز کوچ نہ کرے جب تک کہ اس کا آخری عہد بیت اللہ کے ساتھ نہ ہو جائے

طواف و دواع حج کا وہ آخری واجب ہے،  
جس کو وطن لوٹنے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کرنا ہر حاجی پر واجب ہے۔  
طواف و دواع صرف حیض اور نفاس والی خواتین کو معاف ہے۔



## جمرات کو کنکریاں مارے

● سنت یہ ہے کہ حاجی جمرہ صغریٰ اور جمرہ وسطیٰ کو کنکری مارنے کے بعد قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر جو چاہے دعا کرے کسی کو دھکا مارے اور تکلیف دیئے بغیر البتہ جمرہ کبریٰ کے پاس نہ ٹہرے اور نہ ہی دعا کرے۔

● اور جو دو دنوں کے بعد جانا چاہے اس پر واجب ہے کہ بارہ تاریخ کو تینوں جمرات کو کنکریاں مارے پھر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی منی سے نکل جائے۔ ہاں اگر سورج غروب ہو گیا اور وہ ابھی منی ہی میں ہے تو اس پر ضروری ہے کہ تیرہ تاریخ کی رات بھی منی میں رہے اور دوسرے دن زوال کے بعد رمی کرے۔ اب اگر وہ جلدی نکلنے کی تیاری نہیں کیا اور دن نکل جائے تو اس پر منی میں رات گزارنا لازم نہیں ہے۔



## عورتوں کے مخصوص احکام

## حج کے ارکان و راسخیات

## حج کے ارکان: (۴)

۱ احرام باندھنا۔

۲ عرفہ میں ٹھہرنا۔

۳ طواف افاضہ کرنا۔

۴ سعی کرنا۔

جس نے ایک رکن بھی چھوڑ دیا  
اس کا حج مکمل نہیں ہوگا۔

## حج کے واجبات: (۷)

۱ میقات سے احرام باندھنا۔

۲ سورج غروب ہونے تک عرفہ میں ٹھہرنا۔

۳ مزدلفہ میں رات گزارنا۔

۴ ایام تشریق کی راتیں منی میں گزارنا۔

۵ سنگریاں مارنا۔

۶ بال منڈوانا یا کم کرنا۔

۷ طواف وداع کرنا۔

جس نے کوئی ایک واجب بھی چھوڑ دیا  
تو اس کے بدلے ذبیحہ (قربانی) دے،  
جس کو مکہ میں ذبح کرے اور وہاں کے  
فقراء میں تقسیم کر دے، اور خود نہ کھائے۔



## عورتوں کے مخصوص احکام

مرد اور عورت پر حج واجب ہونے کے شروط:

عورت کے لئے محرم کا ہونا بھی شرط ہے.. جو سفر حج میں اس کے ساتھ رہے جیسے: شوہر یا وہ شخص جس سے نسب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوگئی ہے جیسے باپ، بیٹا، بھائی یا کسی مباح سبب کی بنا پر ابدی حرمت ثابت ہوتی ہو جیسے: رضاعی بھائی، یا عورت کی ماں کا شوہر، یا عورت کے شوہر کا بیٹا،.. اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ ”کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ ہرگز خلوت میں نہ رہے مگر یہ کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو اور عورت سفر نہ کرے بغیر محرم کے، ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا اے اللہ کے رسول میری بیوی سفر حج پر نکل گئی ہے، جبکہ فلاں فلاں غزوہ میں میرا نام لکھ دیا گیا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم بھی نکل جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔“ (متفق علیہ)۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر اپنے محرم کے ساتھ

(متفق علیہ)۔

اس بارے میں احادیث بہت ہیں جو عورت کو محرم کے بغیر حج اور دوسرے سفر سے روکتی ہیں۔ عورت چونکہ صنف نازک ہے، سفر میں بہت سے حالات اور مصاعب سے دوچار ہو سکتی ہے جن کا مقابلہ مرد ہی کر سکتے ہوں۔ اور فاسق اور بدکاروں کی نذر بھی ہو سکتی ہے، لہذا اس کے ساتھ ایک ایسے محرم کا ہونا ضروری ہے جو اس کی دیکھ ریکھ کر سکے۔

در شروط میں کما حقہ میں پایا جانا ضروری ہے

عورت کے سفر حج میں ساتھ رہنے والے محرم میں ان شروط کا پایا جانا ضروری ہے:

اگر محرم نہیں ہے تو اس پر لازم ہے کہ درج ذیل احکام کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جانب سے حج کرنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنائے:

۱۔ اگر نفل حج ہے تو شوہر کی اجازت ضروری ہے اس لئے کہ شوہر کا جو حق عورت پر ہے وہ فوت ہو رہا ہے۔ اور شوہر کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو نفل حج کرنے سے منع کر دے۔

۲۔ باتفاق علماء عورت حج اور عمرہ میں مرد آدمی کی نیابت کر سکتی ہے۔ اسی طرح ایک عورت دوسری عورت کی نیابت کر سکتی ہے، خواہ وہ اس کی بیٹی ہو یا کسی دوسرے کی۔

۳۔ سفر حج میں عورت کو حیض یا نفاس آجائے تو وہ اپنا سفر جاری رکھے اور جیسا کچھ پاک عورتیں کرتی ہیں اسی طرح یہ بھی کرتی رہے البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرے، اگر یہ حیض یا نفاس اس کو احرام کی نیت سے پہلے آجاتا ہے تو بھی وہ احرام کی نیت کر لے کیونکہ احرام کی نیت کیلئے طہارت شرط نہیں ہے۔

۴۔ احرام باندھنے کے وقت عورت وہی کام کرے جو کام مرد کرتا ہے یعنی غسل کرنا، بال، اور ناخن وغیرہ نکال کر پاک و صاف ہونا۔ اپنے بدن میں ایسا عطر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس میں تیز خوشبو نہ ہو، جیسا کہ امام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک حدیث میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلتے تھے اور احرام کے وقت اپنی پیشانیوں پر مشک کی پٹیاں باندھتے تھے، جب ہم میں سے کوئی پسینہ پسینہ ہو جاتی تو اس کے چہرے پر بہہ جاتا، نبی کریم ﷺ اس کو دیکھتے اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔

اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔

اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔

اور ہمیں منع نہیں فرماتے۔

(ابوداؤد)۔



## عورتوں کے مخصوص احکام

۵۔ عورت اگر چہرے پر برقعہ اور نقاب ڈالی ہے تو احرام کی نیت کے وقت اس کو نکال دے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

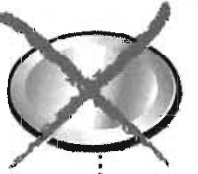
لَا تَنْقِبُ الْمَرْأَةُ: محرم عورت چہرے پر نقاب نہ ڈالے۔ (بخاری)۔

اور جب غیر محرم مرد اس کی طرف دیکھے تو اپنے چہرے کو نقاب اور برقعہ کے علاوہ اوڑھنی یا کسی اور کپڑے سے چھپالے، اسی طرح تھیلیوں کو بھی دستاؤں کے علاوہ کسی اور کپڑے سے ڈھانپ لے، اس لئے کہ چہرہ اور تھیلیاں پردے میں داخل ہیں جن کو حالت احرام اور دیگر حالات میں بھی اجنبی مردوں سے چھپانا واجب ہے۔

۶۔ حالت احرام میں عورت کے لئے ایسا زنا نہ لباس پہننا جائز ہے؛ جس میں زینت نہ ہو، مردوں سے مشابہ نہ ہو، نہ اتنا تنگ ہو کہ اس سے اعضاء جسم ظاہر ہونے لگیں، نہ اتنا پتلا ہو کہ جسم نظر آئے، نہ اتنا چھوٹا ہو کہ اس کے پیر اور ہاتھ کھلے رہیں، بلکہ ڈھیلا ڈھالا، موٹا اور کشادہ ہونا چاہئے۔

اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ محرم عورت قمیص، میا کسی، پاجامہ، اوڑھنی، اور موزے پہن سکتی ہے، کسی خاص رنگ کا کپڑا پہننا بھی ضروری نہیں ہے بلکہ جو رنگ بھی عورتوں کے لئے مخصوص ہے جیسے لال یا ہار یا کالا؛ پہن سکتی ہے، اور اگر اس کا بدیل استعمال کرنا چاہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (معنی ۳۲۸/۳)

۷۔ احرام کی نیت کے بعد عورت کے لئے مسنون ہے کہ صرف اتنی آواز میں تلبیہ پڑھے جتنا اپنے آپ کو سنا آئے، آواز بلند کرنا عورت کے لئے مکروہ ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عورت کے لئے اذان اور اقامت مسنون نہیں ہے اور نماز میں (امام کو) تلبیہ کرنے کے تالی مارنا سنت ہے نہ کہ تسبیح۔ (معنی ۳۳۱-۳۳۰/۲)



برقع، نقاب اور دستاؤں

زینت اور پتلے لباس

تلبیہ میں آواز بلند کرنا

## عورتوں کے مخصوص احکام

۸۔ طواف کے دوران عورت کو مکمل پردہ کرنا آواز پست رکھنا، نظریں نیچی کرنا اور مردوں کی بھیڑ سے بچنا واجب ہے خصوصاً حجر اسود یا رکن یرمائی کے پاس، مطاف کے بالکل کنارے سے طواف کرے، مزاحمت حرام ہے کیونکہ اس میں فتنہ کا اندیشہ ہے، اگر چہ باسانی ہی سہی کعبہ سے قریب ہونا اور حجر اسود کو بوسہ دینا یہ دونوں سنت ہیں، لہذا ایک سنت کو اپنانے کے لئے کسی حرام کا ارتکاب نہ کرے۔ عورت کے حق میں سنت یہ ہے کہ جب حجر اسود کے مقابل پہنچے تو دور ہی سے اشارہ کرے۔

۹۔ عورتوں کا طواف اور سعی صرف چلنا ہے اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورتوں پر نہ طواف میں رمل (تیز چلنا) ہے اور نہ سعی میں۔ اور ان پر اضطباع (دائیں کندھے کو کھلا رکھنا) بھی نہیں ہے۔ (معنی ۳۳۲/۲)

۱۰۔ رہی بات ان مناسک حج کی جن کو ایک حائضہ عورت انجام دے سکتی تو وہ یہ ہیں؛ احرام کی نیت کرنا، عرفہ میں ٹھہرنا، مزدلفہ میں رات گزارنا، اور حمرات کو ٹنگریاں مارنا، البتہ طواف اس وقت تک نہیں کرے گی جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے؛ نبی کریم ﷺ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

”عام حاجی جو جو کام کرتے ہیں تم بھی وہی کام کرتی جاؤ لیکن بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرو جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ۔“

(متفق علیہ)

تنبیہ...

طواف سے فارغ ہونے کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے تو ایسی حالت میں سعی کر سکتی ہے اس لئے کہ سعی کے لئے طہارت کی شرط نہیں ہے۔



مردوں سے مزاحمت

رمل

اضطباع



رہنمائے حج اور عمرہ

## زیارات مسجد نبوی کا طریقہ

### عورتوں کے مخصوص احکام

۱۱۔ عورتوں کے لئے چاند غائب ہونے کے بعد ضعیف لوگوں کے ساتھ مزدلفہ سے کوچ کر جانا اور منی پہنچنے کے بعد بھٹڑ زیادہ ہونے کے ڈر سے حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا بھی جائز ہے۔

۱۲۔ عورت حج اور عمرہ میں اپنی چوٹی کے کناروں سے انگلی کے پورے برابر بال کاٹ لے، بال منڈوانا عورت کے لئے جائز نہیں ہے۔

۱۳۔ حائضہ عورت حجرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور چوٹی سے کچھ بال کم کرنے کے بعد حلال ہو جاتی ہے، احرام کی وجہ سے جو چیزیں اس پر حرام تھیں اب وہ حلال ہو گئیں۔ البتہ اپنے شوہر کے لئے طواف افاضہ کے بعد ہی حلال ہوگی، اگر اپنے آپ کو شوہر کے قابو میں دے دی تو اس پر فدیہ واجب ہو جاتا ہے؛ یعنی مکہ ہی میں ایک بکری ذبح کر کے فقراء حرم کے درمیان تقسیم کرنا ہوگا۔

۱۴۔ طواف افاضہ کے بعد عورت کو اگر حیض آجائے تو وہ اپنے وطن سفر کر سکتی ہے اس سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے، جیسا کہ حدیث عائشہ میں ہے کہ وہ فرماتی ہیں: (صفیہ بنت حبیبہ طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہو گئیں، رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیں تو آپ نے فرمایا: ”کیا وہ ہم کو روک لے گی؟“

تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ وہ (جب منی سے) مکہ آئیں اور طواف افاضہ سے فارغ ہو گئیں تو اس کے بعد حائضہ ہو گئیں، آپ نے فرمایا: تب تو وہ نکل جائے“ متفق علیہ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کر دی گئی ہے۔ (بخاری مسلم)۔



ضعیف لوگوں کے ساتھ

اپنے بالوں میں سے

حائضہ عورت  
طواف وداع  
سے ساقط ہو جاتا ہے





## زیارت مسجد نبوی کا طریقہ

سلسلہ التبی (نبی کا شہر)

زیارت کرنے والا جب مسجد نبوی پہنچے تو:

● داخل ہوتے وقت اپنا دایاں پیر آگے کرے اور یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَ الصَّلَاةِ وَ السَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ،  
 اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ وَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَ سُلْطٰنِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ،  
 اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

● داخل ہوتا ہوں میں اللہ کے نام سے، درود اور سلام ہو اللہ کے رسول پر، میں پناہ طلب کرتا ہوں عظمت والے اللہ کی اور اس کے کریم چہرے کی اور اس کی پرانی سلطنت کی شیطان مردود سے۔ اے اللہ تو میرے لئے اپنے رحمت کے دروازے کھول دے۔

اسی طرح تمام مساجد میں داخل ہوتے کے وقت یہ دعا پڑھنا شروع ہے۔

● مسجد نبوی میں داخل ہونے کے بعد... سب سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے اگر ریاض الجنہ میں پڑھے تو بہتر ہے ورنہ مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ سکتے ہیں پھر نبی کریم ﷺ کی قبر کے پاس جائے اور اس کی طرف رخ کر کے پورے ادب و احترام اور پست آواز کے ساتھ اس طرح سلام کرے:

السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ ، اَللّٰهُمَّ آتِنَاهُ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ ، اَللّٰهُمَّ اجْزِهِ عَنْ اُمَّتِهِ اَفْضَلَ الْجَزَاِءِ ۔

سلامتی ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور برکت ہو، اے اللہ تو انہیں وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اے اللہ تو انہیں ان کی امت کی جانب سے سب سے افضل بدلہ عطا فرما۔

مدینہ: نبی کریم ﷺ کی ہجرت کی جگہ ہے اور آپ کا ٹھکانہ ہے۔

اس میں مسجد نبوی ہے جو ان تین مسجدوں میں سے ایک ہے جن کی طرف سفر کرنا جائز ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لَا تَشُدُّ وَ الرِّحَالُ اِلَّا اِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ :

الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ  
 وَ الْمَسْجِدِ هَذَا  
 وَ الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى

(متفق علیہ)۔

ترجمہ: سفر نہ کرو سوائے تین مسجدوں کے: مسجد حرام، میری یہ مسجد، اور مسجد اقصی۔ مسجد نبوی کی زیارت حج کے شرط یا واجبات میں سے نہیں ہے بلکہ اس کا حج سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ اور نہ اس کیلئے احرام ہے۔ البتہ وہ سال بھر کسی بھی وقت مشروع اور مستحب ہے۔ جس کو اللہ توفیق سے بلا حرمین شریفین تک پہنچنا میسر ہو جائے تو اس کے لئے مسنون ہے کہ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کے لئے مدینہ جا ئے پھر رسول اللہ ﷺ پر سلام پڑھے۔ مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے..

جبکہ مسجد حرام میں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔



## سید نبویؐ کی زیارت کرنے والے کے لئے مسلمان ہے

بقیع قبرستان کی زیارت کرنا: جہاں متعدد صحابہ کرام ہیں؛ جن میں تیسرے خلیفہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

شہداء احد کی زیارت کرنا: اس میں سید الشہداء حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی ہیں، ان شہداء کو سلام کرے اور ان کے لئے وہی دعا کرے جو نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو قبروں کی زیارت کے وقت سکھائی ہے، وہ دعایہ ہے:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ  
وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ ، نَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر مومن اور مسلم گھرانے والو، ان شاء اللہ ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ سے عافیت طلب کرتے ہیں۔ یہ بھی مسنون ہے کہ:

مسجد نبویؐ کی زیارت کرنے والا جب مدینہ میں ہی ہے تو با وضو ہو کر مسجد قبا جئے۔ یہ مسجد اسلام کی سب سے پہلی مسجد ہے اس کی زیارت کر لے، نبی کریم ﷺ اس مسجد کی زیارت کیا کرتے تھے، حدیث سہل بن حنیف میں اس کی طرف ترغیب بھی دلائی ہے فرمایا:

جو شخص اپنے گھر میں وضو کرے پھر مسجد قبا آئے اور اس میں ایک نماز پڑھے تو اس کا ثواب ایک عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔

مدینہ میں ان کے علاوہ کسی اور مسجد یا جگہ کی زیارت مشروع نہیں ہے،

لہذا مسلمان کو چاہئے کہ اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے اور جس چیز میں ثواب ہی نہیں ہے اس کی خاطر ادھر ادھر گھوم پھر کر اپنے اوپر بوجھ نہ لے۔

## زیارت مسجد نبویؐ کا طریقہ

- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور ان کے لئے بھی رحمت و مغفرت اور رضائے الہی کی دعا کرے۔
- پھر دائیں جانب تھوڑا سا آگے بڑھے اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے ٹہر کر ان کو بھی سلام کرے اور رحمت و مغفرت اور رضائے الہی کی دعا کرے۔

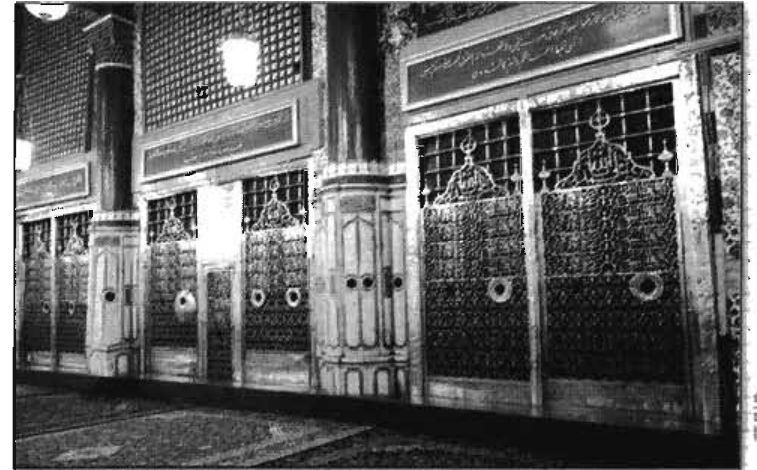
ملاحظہ:

بعض لوگ مسجد نبویؐ کی زیارت کے وقت بعض غلطیوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں جو بدعت ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اور نہ ہی وہ صحابہ کرام سے ثابت ہیں، وہ غلطیاں یہ ہیں:

✘ حجرہ نبویؐ کی کھڑکیوں کو اور مسجد کے کناروں کو چھونا۔

✘ دعا کے وقت قبر کی طرف رخ کرنا۔

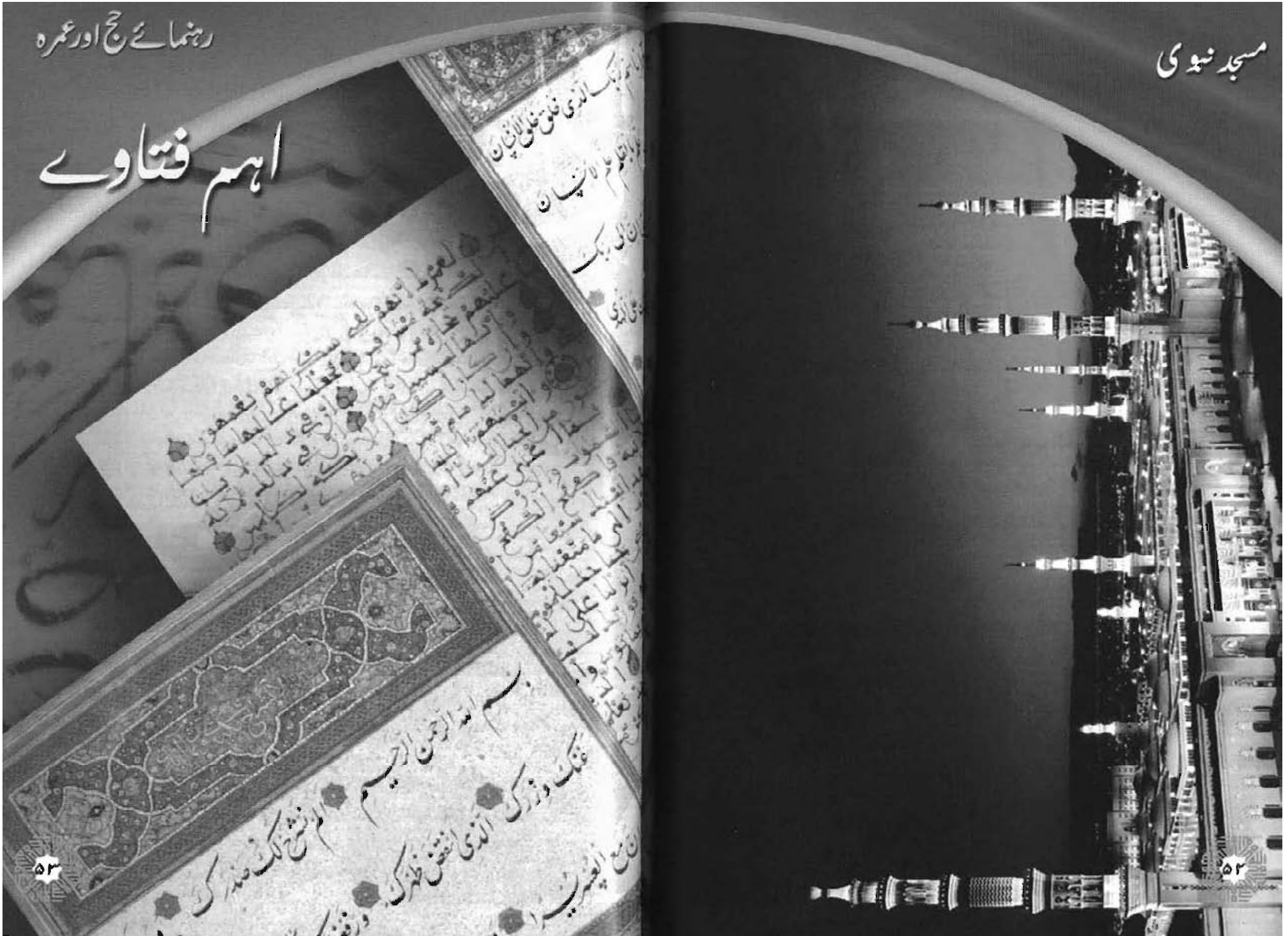
✘ صحیح بات یہ ہے کہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہونا چاہئے۔



رہنمائے حج اور عمرہ

# اہم فتاویٰ

مسجد نبوی







بچپن میں میری والدہ کا انتقال ہو گیا، میں ایک قابل اعتماد شخص کو والدہ کی جانب سے حج کرنے کے لئے اجرت دے دیا،۔ نیز میرے والد بھی انتقال کر چکے ہیں، میں ان دونوں میں سے کسی کو نہیں پہچانتا۔ میں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنا ہے کہ اس نے حج کیا ہے۔ اب کیا میں اپنی والدہ کے حج کے لئے کسی دوسرے شخص کو اجرت پر متعین کروں یا مجھے خود ہی ان کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے؟ اور کیا میں اپنے باپ کی جانب سے بھی حج کروں جب کہ میں نے سنا ہے کہ انہوں نے حج کیا ہے؟

سوال

ان دونوں کی طرف سے اگر آپ خود حج کریں اور شرعی طریقہ پر اپنے حج مکمل کرنے کی کوشش کریں تو یہ افضل ہے، اور اگر کسی دیندار اور امانت دار شخص کو اجرت دیکر ان کی جانب سے حج کرائیں تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، افضل تو یہ ہے کہ آپ خود ان کی جانب سے حج اور عمرہ ادا کریں۔ اس سلسلہ میں جس کو آپ نائب بنائیں ان کو اس بات کی تاکید کرنا شروع ہے کہ وہ ان دونوں کی جانب سے حج اور عمرہ کریں۔ آپ کا یہ کام والدین کے حق میں نیکی اور احسان شمار ہوگا، اللہ ہماری اور آپ کی جانب سے قبول فرمائے۔

جواب

ایک عورت حج ادا کر لی اور تمام مناسک حج بھی انجام دی لیکن رمی جمار میں اپنی طرف سے دوسروں کو وکیل بنا دی کہ وہ اس کی جانب سے کنکریاں مار دے اس لئے کہ اس ساتھ چھوٹا بچہ تھا، واضح رہے کہ اس کا یہ حج فرض تھا، تو اس کا حکم کیا ہے؟

سوال

اس سلسلہ میں اس پر کچھ نہیں ہے، وکیل جب اس کی طرف سے رمی کر دیا ہے تو یہ کافی ہے، اس لئے کہ رمی جمار کے وقت بھیڑ میں عورتوں کے لئے خطرہ ہے، خاص کر جن کے ہمراہ بچہ بھی ہو۔

جواب



## اہم نکتے

بعض لوگ ہوائی راستے سے آنے والے حاجی کو جدہ سے احرام باندھنے کا فتویٰ دیتے ہیں اور بعض دیگر لوگ اس سے منع کرتے ہیں لہذا اس مسئلہ میں صحیح بات کیا ہے ہمیں بتائیں، اللہ آپ کو جزا عظیم دے۔

سوال

بحری، خشکی اور ہوائی راستوں سے آنے والے تمام حاجیوں کو اس میقات سے احرام کی نیت کرنا واجب ہے جس پر سے وہ گزرتے ہیں خشکی والے اپنے راستے میں پڑنے والی میقات سے، اور بحری اور ہوائی راستوں والے اپنی میقات کے بالمقابل مقام سے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

هَذَا لَكُمْ وَلَمْ يَأْتِي عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِيهِمْ مَبْنَىٰ آزَادِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (متفق علیہ)۔ بیان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ جدہ باہر سے آنے والوں کی میقات نہیں ہے، جدہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے اور ان لوگوں کی بھی میقات ہے جو حج یا عمرہ کے ارادہ کے بغیر جدہ آئے پھر انہیں حج یا عمرہ کا ارادہ ہو گیا۔

جواب

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)

ایک شخص اپنے لئے حج کی نیت کر لیا پھر اسے خیال ہوا کہ اپنے کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا وہ نیت تبدیل کر سکتا ہے؟ اسی طرح ایک شخص اپنے

سوال

طرف سے حج کی نیت کر لیا، وہ پہلے بھی حج کر چکا ہے، جب عرفہ پہنچا تو اسے خیال ہوا کہ کسی رشتہ دار کی جانب سے حج کرے تو کیا اس کو نیت تبدیل کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

ایک شخص جب اپنی طرف سے حج کی نیت کر لیا ہے تو اس کو نیت تبدیل کرنے کا حق نہیں ہے۔ ندرائے میں نہ عرفہ میں اور نہ ہی کسی دوسری جگہ میں۔ اپنی

طرف سے کرنا لازم ہے اس کو تبدیل نہیں کر سکتا نہ اپنے والد کیلئے نہ اپنی ماں کے لئے اور نہ ہی کسی دوسرے کے لئے، اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ (بقرہ: ۱۹۶) اور حج اور عمرہ کو اللہ کیلئے پورا کرو۔ ہذا جب اس نے اپنے لئے نیت کر لیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے لئے ہی اس کو

پورا کرے اور جب دوسروں کے لئے نیت کیا ہے تو اس پر واجب ہے کہ دوسروں کے لئے اس کو مکمل کرے، احرام کی نیت کے بعد تبدیلی نہیں کر سکتا، بشرطیکہ وہ پہلے اپنی طرف سے حج کر چکا ہو۔

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ)







## اہم فتاویٰ

سوال

کیا حاجی حج کی سعی کو طوافِ افاضہ سے پہلے کر سکتا ہے؟

حاجی اگر مفرد یا قارن ہے تو اس کے لئے حج کی سعی کو طوافِ افاضہ سے پہلے کرنا جائز ہے؛ یہ سعی طوافِ قدم کے بعد کر لے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ صحابہ کرام جنہوں نے ہدی (قربانی) کے جانور اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے اسی طرح کیا تھا۔ ہاں اگر حاجی مُتَمَتِّع ہے تو اس کو دو سعی کرنا ضروری ہے۔ پہلی سعی طوافِ قدم کے ساتھ جو عمرہ کی سعی ہے اور دوسری حج کی سعی جس کو طوافِ افاضہ کے ساتھ کرنا افضل ہے، اس لئے کہ سعی طواف کے بعد ہے، رانج قول کے مطابق اگر طواف سے پہلے سعی کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ ”میں طواف سے پہلے سعی کر لیا ہوں؟ تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔“

جواب

حاجی عید کے دن پانچ کام ترتیب وار ادا کرے:

- ۱۔ جمرہ عقبہ کو نکلریاں مارنا،
- ۲۔ قربانی کرنا،
- ۳۔ بال منڈانا یا کم کرنا،
- ۴۔ طوافِ افاضہ کرنا،
- ۵۔ سعی کرنا۔

افضل تو یہ ہے کہ ان کاموں کو مذکورہ ترتیب کے ساتھ انجام دے۔

اگر ایک کو دوسرے سے پہلے ادا کر لے خصوصاً ضرورت کے وقت تو کوئی حرج نہیں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی رحمت اور اس کی جانب سے آسانی ہے۔ (محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ)۔

سوال

کیا ایک شخص دوسرے شخص کی وصیت حج کو انجام دے سکتا ہے؟ واضح رہے کہ جس نے وصیت کی ہے وہ زندہ ہے۔

جواب

حج کی وصیت کرنے والا یا حج میں نائب بنانے والا بڑھاپے یا دائمی بیماری کے باعث حج نہیں کر سکتا تو اس کو نائب مقرر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے باپ ندرج کرنے پر قادر ہیں اور نہ ہی سواری پر بیٹھ سکتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے باپ کی جانب سے حج کرو اور عمرہ کرو، اسی طرح خنعمیہ نامی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے رسول میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے لیکن وہ حج کرنے پر قادر نہیں ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تم اپنے باپ کی جانب سے حج کرو۔

(عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

ایک شخص اپنی جانب سے حج کی وصیت کے بغیر فوت ہو گیا، اگر اس کا بیٹا اس کی جانب سے حج کر لے تو کیا باپ سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا؟

جواب

میت کا مسلمان بیٹا جو پہلے حج کر چکا ہو، اگر اپنے باپ کی جانب سے حج کر لے تو اس (میت) سے فریضہ حج ساقط ہو جائے گا اسی طرح بیٹے کے علاوہ کوئی دوسرا مسلمان بھی میت کی جانب سے حج کر سکتا ہے، بشرطیکہ وہ پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ جیسا کہ صحیحین میں ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے اللہ کے رسول اللہ کا فرض جو بندوں پر ہے میرے بوڑھے باپ پر بھی عائد ہو گیا ہے لیکن وہ ندرج کرنے پر قادر ہے اور نہ سواری پر بیٹھ سکتا ہے، تو کیا میں اس کی جانب سے حج کر سکتی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تم اس کی جانب سے حج کر سکتی ہیں۔

(عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔



## اہم نکتے

سوال

مکہ سے وطن واپس ہوتے وقت کیا طواف افاضہ کو طواف وداع کے ساتھ ادا کرنا جائز ہے؟ اس میں کوئی خرچ نہیں ہے، اگر کوئی رمی جمار اور دیگر کاموں سے فارغ ہو چکا ہے لیکن طواف افاضہ کو مؤخر کر دیا ہے اور جب سفر کا عزم کر لیا تو سفر کے وقت طواف کر لیا۔ ایسی صورت میں طواف افاضہ ہی کافی ہے طواف وداع کی ضرورت نہیں ہے، اور اگر دونوں طواف کر لیا تو یہ خیر درخیر ہے لیکن جب ایک پر اکتفاء کر لیا اور طواف وداع کی بھی نیت کر لی یا دونوں طواف کی ایک ساتھ نیت کر لی تو یہ بھی درست ہے۔ (عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

جواب

سوال

میں جدہ کا باشندہ ہوں سات بار حج کر چکا ہوں لیکن میں طواف وداع نہیں کیا اس لئے کہ بعض لوگوں نے کہا کہ جدہ والوں پر طواف وداع نہیں ہے، مجھے بتائیں کیا میرا حج صحیح ہے یا نہیں؟ اللہ آپ کو جزاء خیر دے۔

جواب

جدہ کے باشندوں پر ضروری ہے کہ حج میں طواف وداع کے بعد ہی اپنے گھر لوٹیں اسی طرح اہل طائف اور انکے ہم حکم لوگ... اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان عام ہے جس میں آپ نے حجاج کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

(تم میں کا کوئی ہرگز کوچ نہ کرے یہاں تک کہ اس کا آثری کام بیت اللہ کا طواف ہو)۔ (مسلم)۔

اور صحیحین میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کو

حکم دیا کہ ان کا آثری کام بیت اللہ کا طواف ہو البتہ حیض اور نفاس والی عورتوں سے تخفیف کر دی گئی ہے

اور جو شخص اس کو ترک دے اس پر دم واجب ہے جو اونٹ کا ساتواں حصہ یا گائے کا ساتواں

تواں حصہ ہے یا ایک مکمل بکری: بھیڑ ہو تو جذع ہونا اور بکری ہو تو ایک سال کی ہونا کافی ہے،

اس کو مکہ میں ذبح کر کے فقراء حرم میں تقسیم کیا جائے، اس کے ساتھ توبہ و استغفار کرے

اور پختہ ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا کام نہیں کرے گا۔ (عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔

سوال

ایک شخص اپنا عمرہ کر لینے کے بعد اپنے والد کے نام سے عمرہ کیا تو اس کا کیا حکم ہے؟ اپنے والد کا عمرہ تنعیم سے کیا ہے، کیا اس کا یہ عمرہ صحیح ہے؟ یا اس کو اصلی میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے؟

جواب

جب آپ اپنے عمرہ فارغ ہو کر حلال ہو گئے ہیں اور اپنے والد کی طرف سے عمرہ کرنے کا ارادہ ہے۔ جن کا انتقال ہو گیا ہے یا وہ عاجز ہیں۔ تو آپ جل مثلاً تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں اصلی میقات کی طرف سفر کرنا کوئی ضروری نہیں ہے۔

(علمی بحث اور فتویٰ کی دائی کمیٹی)

سوال

احرام کے وقت زبان سے نیت کرنا کیسا ہے؟ حج و عمرہ کی نیت کے علاوہ زبان سے نیت کرنا مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حج اور عمرہ میں رسول اللہ ﷺ سے وارد ہے، رہا نماز اور طواف وغیرہ میں تو ان میں سے کسی میں بھی زبان سے نیت کرنا مناسب نہیں ہے، لہذا ایوں نہ کہے: نَوَيْتُ أَنْ أَطُوفَ كَذَا وَنَحْوًا "میں نیت کرتا ہوں نماز پڑھنے کی وغیرہ" یا نَوَيْتُ أَنْ أَطُوفَ كَذَا وَنَحْوًا "میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی وغیرہ" بلکہ اس طرح زبان سے نیت کرنا بدعت ہے، اور اس کو بآواز کہنا سب سے زیادہ برا اور سخت گناہ ہے، اگر زبان سے نیت کرنا جائز ہوتا تو نبی کریم ﷺ امت کو اپنے فعل یا قول سے اس کی وضاحت فرمادیتے اور سلف صالح اس کو اپنالیتے۔ جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ چیز منقول نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ وہ بدعت ہے، آپ ﷺ فرمایا چکے ہیں کہ:

"سب سے بدترین کام بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے" (مسلم)

اور فرمایا: "جو شخص ہمارے اس دین میں وہ چیز ایجاد کرے جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے"

(تعلق علیہ)

اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے:

"جو شخص کوئی ایسا کام کرے جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔"

(عبدالعزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ)۔



## اہم نکتے

سوال

ایک شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہے ابھی وہ پانچویں چکر ہی میں ہے کہ اقامت ہوگئی اس نے نماز پڑھ لی پھر طواف مکمل کرنے کے لئے کھڑا ہوا، تو کیا وہ پانچواں چکر جو ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اس کو شمار کرے جہاں سے طواف رک گیا تھا وہاں سے شروع کرے؟

جواب

یا پانچویں چکر کو ملتی کر کے دوبارہ حجر اسود کے پاس سے شروع کرے؟ صحیح بات یہ ہے کہ اس صورت میں وہ اپنے چکر کو ملتی نہ کرے بلکہ باجماعت نماز کی خاطر جہاں سے طواف رک گیا ہے اس کے بعد سے اس چکر کو مکمل کر لے۔ وباللہ التوفیق وصلى اللہ على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم۔  
(علمی بحث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

ہم آسٹریلیا میں رہتے ہیں اس سال آسٹریلیا کا ایک بڑا وفد فریضہ حج کی ادائیگی کا ارادہ رکھتا ہے اور سڈنی سے سفر کرتے ہیں اور یہ ہمارا پہلا ہوائی اڈا ہے جبکہ اس کے علاوہ جدہ، ابوظہبی اور بحرین بھی ہمارے ہوائی اڈے ہیں، ایسی صورت میں ہماری میقات کہاں ہے؟ کیا ہم سڈنی سے احرام باندھیں یا کسی اور جگہ سے؟ امید کہ جواب سے نوازیں گے، آپ کا شکریہ۔

جواب

سڈنی، ابوظہبی، یا بحرین حج اور عمرہ کے لئے میقات نہیں ہیں اور نہ جدہ آپ جیسے لوگوں کے لئے میقات ہے، وہ تو صرف اہل جدہ کی میقات ہے لہذا جب آپ لوگ مکہ آتے ہوئے فضائی راستے میں سب سے پہلے جس میقات پر سے گزریں گے وہیں سے فضائیں آپ کو احرام باندھنا واجب ہے۔ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیح کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

هُنَّ لِهَجْرَتِهِمْ وَلَمَّا أَتَى عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِمْ مَبْتَنَ أَرَاذِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ (متفق علیہ)  
یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو بغرض حج اور عمرہ ان پر سے گزر جائیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ لوگ میقات پر گزرنے سے پہلے ایرہوسٹس (ہوائی جہاز کے عملہ) سے پوچھ لیں، جس میقات سے آپ لوگ گزرنے والے ہیں اگر بغیر احرام کے اس پر سے گزر جانے کا اندیشہ ہے تو میقات سے پہلے ہی حج یا عمرہ کی نیت کر لیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رہا احرام کی تیاری کے لئے پاک و صاف ہونا، غسل کرنا یا احرام کے کپڑے پہننا تو یہ (میقات سے پہلے) کسی بھی جگہ سے جائز ہے۔

(علمی بحث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

اس شخص کا حکم کیا ہے جس نے حج قرآن کیا، لیکن اس نے قربانی نہیں کی، نہ اس کے بدلے (فقراء کو) کھانا کھلایا اور نہ ہی روزے رکھے۔

جواب

اب وہ مکہ چھوڑ چکا ہے، حج فتم ہو گیا ہے، بیت اللہ اور مشاعر مقدسہ سے بھی دور ہو چکا ہے؟ حج قرآن کی وجہ سے مکہ مکرمہ ہی میں ایک قربانی کرنا اس پر واجب ہے، وہ خود کرے یا کسی قابل اعتماد شخص کو اپنا نائب مقرر کرے، اس قربانی کو فقراء کی درمیان تقسیم کرے اور خود بھی اس میں سے کھا سکتا ہے اور جس کو چاہے ہدیہ بھی دے سکتا ہے، اگر قربانی کرنے سے عاجز آ جائے تو دس دن روزے رکھے۔

(علمی بحث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

ایک حاجی طواف افاضہ اور طواف وداع کے سوا حج کے تمام ارکان اور واجبات کو مکمل کر لیا، لیکن طواف افاضہ حج کے آخری دن یعنی ایام تشریق کے دوسرے دن کر لیا اور طواف وداع نہیں کیا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ اتنا کافی ہے، حالانکہ وہ اہل مکہ میں سے نہیں ہے بلکہ سعودی کے دیگر شہروں کا باشندہ ہے، ایسے شخص کا حکم کیا ہے؟

جواب

جب بات ویسی ہی ہے جیسا ذکر کیا گیا ہے اور اس کا سفر طواف افاضہ کے فوری بعد ہوا تھا تو صرف طواف افاضہ کافی ہے بشرطیکہ وہ رمی جمرات سے پہلے ہی فارغ ہو چکا ہو۔

(علمی بحث اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔





## اہم نکتے

سوال

جواب

مستحب اور قارن جب ہدی (قربانی کے جانور) کی طاقت نہیں رکھتے تو کیا کریں؟ اگر مستحب اور قارن ہدی پر قادر نہیں ہیں تو ان پر واجب ہے کہ ایام حج میں تین دن روزے اور اپنے گھر لوٹنے کے بعد سات روزے رکھ لیں۔ ان کو اختیار ہے کہ تین روزے یوم النحر سے پہلے رکھیں یا ایام تشریق میں رکھ لیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأْتُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُخْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ آذَىٰ مِنْ رَأْسِهِ فَمُذَذِّبٌ يَنْبَغِي صِيَارًا أَوْ مَذْبُوقًا أَوْ مَسْلُوقًا فَإِذَا أُمِنْتُمْ فَمَنْ تَمَنَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامٌ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَجَّ وَسِعَ كُلَّهُ إِذَا جُمِعْتُمْ تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ ذَلِكَ لِيُنْذِرَ لِمَنْ أَهْلَهُ حَسْرَتِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْحُقُوفِ أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾ (بقرہ: ۱۹۶)۔

ترجمہ: حج اور عمرے کو اللہ تعالیٰ کے لئے پورا کرواں اگر تم روک لے جاؤ تو قربانی میسر ہو اسے کرنا اور اپنے سر نہ موٹا دو جب تک قربانی قربان کا وہ تک نہ پہنچ جائے البتہ تم میں سے جو بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (جسکی وجہ سے سر منڈالے) تو اس پر فدیہ ہے، خواہ روزے رکھ لے، خواہ عمدتہ دے، خواہ قربانی کرے پس جب تم اس کی حالت میں ہو جاؤ تو جو شخص عمرے سے لے کر حج تک تمتع کرے، پس اسے جو قربانی میسر ہو اسے کر ڈالے، جسے طاقت ہی نہ ہو وہ تین روزے توج کے دنوں میں رکھ لے اور سات واپسی میں، یہ پورے دس ہو گئے۔ یہ عمران کے لئے ہے جو حرام کے رہنے والے نہ ہوں، لوگو! اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سخت عذاب دینے والا ہے۔

اور صحیح بخاری میں عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ

﴿ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے لئے جو ہدی نہ پائیں۔﴾

افضل یہ ہے کہ یہ تین روزے عرفہ کے دن سے پہلے رکھ لے تاکہ عرفہ کے دن بغیر روزے سے رہے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ عرفہ میں ٹہرے تو بغیر روزے سے تھے اور میدان عرفہ میں عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے منع بھی فرمایا ہے۔ یہ تین روزے مذکورہ دنوں میں لگاتار یا متفرق طور پر رکھ سکتے ہیں، اسی طرح سات روزے لگاتار رکھنا واجب نہیں ہے، بلکہ لگاتار اور متفرق دونوں طرح جائز ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں پے در پے کی شرط نہیں لگائی ہے۔ فرمایا: وَسَبْعَةٌ إِذَا جُمِعْتُمْ اور سات واپسی میں "عاجز کے لئے لوگوں سے مانگنے سے مانگ کر قربانی کرنے کے بجائے افضل ہے کہ روزہ رکھ لے۔"

(کتاب تحقیق والا ایضاح از عبد العزیز بن باز)۔

سوال

جواب

میں نے حج افراد کیا اور عرفہ سے پہلے ہی طواف اور سعی سے فارغ ہو گیا، تو کیا طواف افاضہ کے ساتھ مجھ پر پھر طواف اور سعی کرنا لازم ہے؟ یہ شخص جس نے حج افراد کیا ہے اور اسی طرح قرآن کرنے والا؛ مکہ پہنچنے کے بعد طواف اور سعی کر لیتے ہیں اور سفر دیا قارن ہونے کی وجہ سے اپنی اسی نیت پر باقی رہے، حلال نہیں ہوئے تو ان کے لئے پہلی سعی کافی ہے پھر دوسری سعی کرنا لازم نہیں ہے۔ جب عید کے دن یا عید کے بعد طواف افاضہ کر چکا ہے تو یہی کافی ہے بشرطیکہ وہ یوم النحر تک حلال نہ ہو، اس کے پاس ہدی کا جانور ہے تو وہ یوم النحر ہی کو عمرہ اور حج سے ایک ساتھ حلال ہو جائے۔ اور جو سعی اس نے پہلے کی ہے وہی کافی ہے، چاہے اس کے ساتھ ہدی ہو یا نہ ہو، بشرطیکہ وہ عرفہ سے واپس ہونے کے بعد عید کے دن ہی حلال ہو، اس کو دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، دوسری سعی تو صرف مُتَمَتِّع پر ہے جو حج کی سعی کہلاتی ہے۔ (علیٰ بوٹ اور فتویٰ کی دائمی کمیٹی)۔

سوال

جواب

اس شخص کا کیا حکم ہے جو مکہ گیا لیکن اسے حج یا عمرہ کا ارادہ نہیں تھا؟ جو شخص حج یا عمرہ کے ارادے کے بغیر مکہ گیا جیسے تاجر، نوکری کرنے والے پوسٹ مین اور ڈرائیور، وغیرہ جو کام کرنے کی غرض جاتے ہیں تو ان کو احرام کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے، الا یہ کہ ان کی خواہش ہو؛ اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا وہ قول ہے جس میں آپ نے مواقیح کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: هُنَّ لَهِنَّ وَلَمَنْ آتَىٰ عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِنْنَ إِذَا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ (متفق علیہ)۔

یہ ان جگہوں کے لئے میقات ہیں، اور ان لوگوں کے لئے بھی ہیں جو حج اور عمرہ کے ارادے سے ان پر سے گزر جائیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ان مواقیح پر سے گزرے اور اس کو حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو ان پر احرام لازم نہیں ہے، یہ اللہ کی رحمت اور آسانی ہے اس کے بندوں پر۔ (کتاب تحقیق والا ایضاح از عبد العزیز بن باز)۔

# دعا

## اہم فتاویٰ

سوال: میں طہارت کے بغیر مثلاً ماہواری میں قرآن کی بعض تفسیریں پڑھتی ہوں تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟ اور کیا اس سلسلہ میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟

سوال

جواب: حیض اور نفاس والی عورتوں کو تفسیر کی کتابیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بلکہ علماء کے وقول میں سب سے زیادہ صحیح قول یہی ہے کہ مصحف کو چھوئے بغیر یا آواز بلند قرآن پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، رہا جنہی شخص تو اس کے لئے غسل کے بغیر قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے، البتہ تفسیر کے ضمن میں آنے والی آیات پڑھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ سوائے جنابت کے آپ ﷺ کو کوئی چیز نہیں روکتی تھی۔

جواب

سوال: لاعلمی سے میں نے عمرہ کے دوران برقعہ پہن لی تو اس کا کیا کوئی کفارہ ہے؟

سوال

جواب: برقعہ یعنی نقاب جب محظورات احرام میں داخل ہے تو اس کے پہننے سے عورت پر فہرہ یہ واجب ہو جاتا ہے: ”یا تو قربانی کرے، یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائے، یا تین روز سے رکھے“، لیکن یہ اس وقت ہے جب اس کو غلطی کا علم ہو اور اس کو یاد دلا گیا ہو، البتہ جو عورت حکم معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یا بھول کر پہن لے تو اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے، فدیہ تو صرف عمد غلطی کرنے والے پر ہے۔

جواب





## دعا کے پیش آداب

- اخلاص اور لہیت۔
- اللہ کی حمد و ثناء بیان کریں پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھیں پھر اپنے لئے دعا کریں اور دعا کا اختتام بھی اللہ کی حمد و ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھ کر ختم کریں۔
- دعائیں عزیمت اختیار کریں (یعنی اپنی ضرورت کو شک کے الفاظ میں نہیں بلکہ یقین کے الفاظ میں بیان کریں)، اور دعا کی قبولیت پر یقین رکھیں۔
- دعائیں گڑگڑائیں اور قبولیت دعائیں جلدی نہ کریں۔
- دعائیں دل و ماغ کے ساتھ حاضر رہیں۔
- خوش حالی اور بد حالی ہر دونوں حالتوں میں دعا کریں۔
- صرف اور صرف اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔
- اپنے اہل، مال، اولاد اور اپنے آپ کو بدعا نہ کریں۔
- ہلکی آواز میں دعا کریں، نداؤں کی ہوا ورنہ بالکل پست بلکہ دونوں کے درمیان۔
- گناہ کا اعتراف کریں اور مغفرت طلب کریں، اللہ کی نعت کا اعتراف کریں اور اس کا شکر ادا کریں۔
- دعا میں تکلف نہ کریں۔
- دعا کے لئے فارغ ہو جائیں خشوع، لالچ طمع، ڈر اور خوف کے ساتھ دعا کریں۔
- توبہ کے ساتھ ساتھ لوگوں کے حقوق ادا کر دیں۔
- دعائیں تین بار کریں۔
- قبلہ رخ ہو جائیں۔
- دعائیں ہاتھ اٹھائیں۔
- اگر میسر ہو تو دعا سے پہلے وضو کر لیں۔
- دعا کے وقت اللہ کے ساتھ ادب اختیار کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ) دعا عبادت ہے۔

## دعا

آپ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاؤُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ اَفْضَلُ مَا قُلْتُ اَنَا وَ النَّبِيُّونَ مِنْ قَبْلِي : لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور سب سے افضل دعا وہ ہے جو میں اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہا ہے یعنی: (لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ) ترجمہ: ”نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے اللہ کے وہ تمہا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔“

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی صحیح سند سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ کلمات چار ہیں: (سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ)۔

ترجمہ: ”اللہ کی ذات پاک ہے، اور تمام تعریف اللہ کے لئے ہے، اور اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔“ خشوع و خضوع اور حضور قلب کے ساتھ اس ذکر کو بکثرت پڑھنا چاہئے، خصوصاً اللہ کی تعریف، اس کی پاکی اور بڑائی سے متعلق اس عظیم دن میں شریعت کے ثابت شدہ اذکار اور دعائوں کو ہر وقت زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہئے، جامع ذکر اور دعاؤں کا انتخاب کر لیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

● سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

● لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ لَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ الْبِعْمَةُ وَ لَهُ الْفَضْلُ وَ الشَّاءُ الْحَسَنُ، لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ

● الدِّينَ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

● لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

● رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

● وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ (سورہ مؤمن ۶۰)

”اور تمہارے رب کا فرمان (سرزد ہو چکا) ہے کہ مجھ سے دعا کر دو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا، یقین مانو کہ جو لوگ میری عبادت سے خود سہری کرتے ہیں وہ ابھی ابھی ذلیل ہو کر جہنم میں پہنچ جائیں گے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تمہارا رب باحیا، کریم اور سخی ہے، جب بندہ اس کی طرف اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو اس کو اپنے بندے سے حیا آتی ہے کہ ان کو خالی لوٹائیں۔“ آپ ﷺ کا ایک اور فرمان ہے: ”ہر مسلمان جو اللہ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہیں ہے تو اللہ اس کو تین چیزوں میں سے کوئی ایک چیز سے نوازی دیتا ہے: ۱۔ یا تو جلد ہی اس کی دعا قبول کرتا ہے، ۲۔ یا آخرت میں اس کے لئے اس کی دعا کو ذخیرہ بنا کر دیتا ہے، ۳۔ یا پھر اس سے اسی جیسی ایک مصیبت کو نال دیتا ہے، لوگوں نے کہا: جب تو ہم زیادہ سے زیادہ دعائیں کریں گے، تو آپ نے فرمایا: اللہ بھی تم پر زیادہ کرنے والا ہے۔“



## ذرائع آفات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان کے لئے۔
- عرفہ کے دن کی دعا۔
- دینی مجلس میں جب لوگ جمع ہو جائیں۔
- اپنے بیچ کے لئے باپ کی دعا یا بددعا۔
- مسافر کی دعا۔
- نیک اولاد کی دعا اپنے والدین کے لئے۔
- وضو کے بعد، بشرطیکہ ماٹور دعا پڑھی جائے۔
- حجرہ صغریٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد۔
- حجرہ کبوتری کو کنکریاں مارنے کے بعد۔
- کعبہ کے اندر دعا کرنا، اور جو حجر (حطیم) میں نماز پڑھے بیت اللہ کے اندر نماز پڑھا۔
- صفا پر دعا کرنا۔
- مروہ پر دعا کرنا۔
- مشعر حرام (مزدلفہ) میں دعا کرنا۔

اس میں شک نہیں کہ مومن ہر وقت اور جہاں بھی ہو اپنے رب سے دعا کرتا ہے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تو اپنے بندے سے قریب ہے، اس کا فرمان ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿۱۲۵﴾ (۱۰۰)۔

ترجمہ: ”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے، قبول کرتا ہوں اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان رکھیں، یہی ان کی بھلائی کا باعث ہے۔“

لیکن یہ سارے اوقات، حالات اور ماحول تو مزید اہتمام پر درال ہیں۔

## دعا کے پیش آداب

- پہلے اپنے لئے دعا کریں پھر دوسروں کے لئے مثلاً یوں کہے:
- اے اللہ مجھے اور فلاں فلاں کو معاف کر دے۔
- دعائیں اللہ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات علیا کا وسیلہ اختیار کریں، یا اپنے کسی نیک عمل کے واسطے سے دعا کریں، یا کسی نیک آدمی سے جو زندہ اور حاضر ہو اس سے دعا کی درخواست کریں۔
- کھانا پینا اور کپڑا حلال کا ہو۔
- گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کریں۔
- دعا کرنے والے کو چاہیے کہ بھلائی کا حکم دے، برائی سے روکے اور گناہوں سے بچے۔

### وہ اوقات جن میں دعا قبول ہوتی ہے

- درمیانی رات میں۔
- ہر نماز کے بعد۔
- اذان اور اقامت کے درمیان۔
- رات کے آخری تہائی حصہ میں۔
- اذان کے وقت۔
- بارش نازل ہوتے وقت۔
- جمعہ کو دن کی آخری گھڑی میں۔
- سچی نیت کے ساتھ زمزم کا پانی پیتے وقت۔
- سجدے میں۔

## منتخب دعائیں

عرفات، مشعر حرام، اور دیگر دعا کے مقامات پر ذیل کی دعاؤں کو پڑھنا یا جتنا میسر ہو سکے ان کے ذریعہ دعا کرنا مناسب ہوگا:

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي - اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رُوعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي -

اللَّهُمَّ

عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِدُنْيِي فَاعْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَمِنَ الْبَخْلِ وَالْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ - اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَوَّلَ هَذَا الْيَوْمِ صَلَاحًا وَأَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا، وَأَسْأَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَى بَعْدَ الْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَدَّةَ النَّظَرِ إِلَيَّ وَجِهَكَ الْكَرِيمَ وَالسُّوقِ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلَمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أُغْتَدِيَ أَوْ يُغْتَدَى عَلَيَّ، أَوْ أَكْتَسِبَ خَطِيئَةً أَوْ ذَنْبًا لَا تَغْفِرُهُ

## دعا عبادت ہے

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ - اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ .. وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ -

اللَّهُمَّ

أَصْلِحْ لِي دِينِي، وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي، وَبَارِكْ لِي فِي رِزْقِي - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالذَّلَّةِ وَالْمَسْكِنَةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالسَّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الصَّمِّ وَالْبُكْمِ وَالْجَذَامِ وَسَيِّءِ الْأَقْسَامِ -

اللَّهُمَّ

أَبِ نَفْسِي تَقَوَّاهَا وَرَكَعَهَا أَنْتَ خَيْرٌ مِنْ رُكْعِهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَلْمِ وَالتَّرْدِي وَمِنَ الْغَرَقِ وَالحَرَقِ وَالهَرَمِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَخْبَطِبَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لِدِينَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ طَمَعٍ يَهْدِي طَبِعَ -

## منتخب دعاؤں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ  
وَالْأَذْوَاءِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، وَشِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ -

اللَّهُمَّ

أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي، وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي،  
وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي إِلَيْهَا مَعَادِي، وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ  
خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً مِنْ كُلِّ شَرٍّ، رَبِّ أَعِنِّي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَانصُرْنِي  
وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِي وَيَسِّرْ الْهُدَى لِي -

اللَّهُمَّ

اجْعَلْنِي ذَكَرًا لَكَ، شَاكِرًا لَكَ، مَطْلُوعًا لَكَ مُحِبًّا إِلَيْكَ، أَوْهَا مُبِينًا،  
رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي، وَاغْسِلْ حَوْبَتِي، وَأَجِبْ دَعْوَتِي، وَبَيِّتْ حُجَّتِي، وَاهْدِ قَلْبِي  
وَسِدِّدْ لِسَانِي، وَاسْأَلْ سَجِيْمَةَ صَدْرِي -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيمَةَ عَلَى الرَّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ  
وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا  
تَعْلَمُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ

اللَّهُمَّ

الْهَمْمِي رُشْدِي، وَقِنِي شَرَّ نَفْسِي، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ  
الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي - وَإِذَا أَرَدْتَ نِعْمَةً،  
فَتَوَقَّنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ، وَحُبَّ كُلِّ عَمَلٍ يَقْرُبُنِي إِلَى حُبِّكَ -  
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ  
الثَّوَابِ وَتَيْبَتِي وَثِقَلِ مَوَازِينِي، وَحَقِّقْ إِيمَانِي، وَارْفَعْ دَرَجَتِي، وَتَقَبَّلْ  
صَلَاتِي وَعِبَادَاتِي، وَاعْفِرْ خَطِيئَاتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -



## دعا عبادت سے

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ وَخَوَاتِمَهُ وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ  
وَأَخِرَهُ، وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِي، وَتَضَعِ وِزْرِي، وَتَطَهِّرَ قَلْبِي، وَتُحْصِنَ فُرْجِي،  
وَتَغْفِرَ لِي ذَنْبِي -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ فِي سَمْعِي، وَفِي بَصَرِي، وَفِي خُلُقِي، وَفِي خُلُقِي،  
وَفِي مَحْيَايَ، وَفِي عَمَلِي، وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِي، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ -

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشِمَاتَةِ  
الْأَعْدَاءِ، اللَّهُمَّ مُقَلِّبِ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ - اللَّهُمَّ مُصْرِفِ  
الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ -

اللَّهُمَّ

زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَآكِرْمْنَا وَلَا تُهِنْنَا، وَاعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْتِرْ عَلَيْنَا،  
اللَّهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا، وَآجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ -

اللَّهُمَّ

اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعْصِيَتِكَ، وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا  
تُبَلِّغُنَا بِهِ جَنَّتِكَ، وَمِنْ الْبَقِيَّةِ مَا تُهَوِّنُ بِهِ عَلَيْنَا مَصَائِبَ الدُّنْيَا، وَمَتَّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا  
وَأَبْصَارِنَا وَقُوَاتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَى مَنْ  
ظَلَمْنَا، وَانصُرْنَا عَلَى مَنْ غَادَانَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ  
عِلْمِنَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا بِدُنُوبِنَا مَنْ لَا يَخَافُكَ  
وَلَا يَرْحَمُنَا -





## دعا خریدت ہے

سواری پر سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَنَا لَمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَإِنَّا لَإِنْ رَبَّنَا لَمُتَّقِلُونَ  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، سُبْحَانَكَ  
اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ﴿۱۸﴾ (ابوراد: ۱۷۵)

سفر کی دعا

اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَنَا لَمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَإِنَّا لَإِنْ رَبَّنَا لَمُتَّقِلُونَ ﴿۱۸﴾  
اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا ، الْبِرَّ وَالتَّقْوَى ، وَ مِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى ۔ اللَّهُمَّ هَوِّنْ  
عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا ، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ ،  
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ ، وَ كِبَآءِ الْمُنْطَبِرِ ، وَ سُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ  
اور جب سفر سے واپس لوٹیں تو اوپر کی دعاؤں کے ساتھ یہ دعا بھی پڑھیں:  
اَيُّوْنَ ، تَابِئُوْنَ ، غَابِلُوْنَ ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ۔ (مسلم)

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹﴾

صفا اور مروہ پر یہ دعا پڑھیں:

آپ ﷺ جب صفا سے قریب ہوئے تو یہ پڑھے: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنَ شَعَائِرِ اللَّهِ  
أَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ (میں شروع کرتا ہوں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا ہے)،  
پھر آپ ﷺ نے صفا سے آغاز کیا اور اس پر چڑھ گئے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھ لیا تو قبلہ  
رو ہو گئے ، اللہ کی توحید اور بڑائی بیان کی اور یہ دعا پڑھی:

(لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ  
قَدِيرٌ ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ تَنَزَّ وَتَعَدَّى وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، هَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ )  
پھر عام دعا کرتے ، اس طرح تین مرتبہ آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی اور درمیان میں عام دعا فرمائی۔  
اور مروہ پر وہی کام کے جیسا صفا پر کئے۔

## منتخب دعائیں

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ ، وَ غَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ ،  
وَ الْعَيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ ، وَ السَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ أَسِيمٍ ، وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النِّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔  
لَا تَدْعُ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ ، وَ لَا عَيْبًا إِلَّا سَتَرْتَهُ ، وَ لَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ ، وَ لَا دُنْيَا  
إِلَّا قَضَيْتَهُ وَ لَا حَاجَةَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ هِيَ لَكَ رِضًا وَ لَنَا فِيهَا صَلَاح  
إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ ، تَهْدِي بِهَا قَلْبِي ، وَ تَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي ، وَ تُلْمُ بِهَا  
شَعْبِي ، وَ تَحْفَظُ بِهَا عَائِي ، وَ تَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي ، وَ تَبَيِّضُ بِهَا وَجْهِي ، وَ تَزَكِّي بِهَا  
عَمَلِي ، وَ تُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي ، وَ تَرُدُّ بِهَا الْقَتْنَ عَنِّي ، وَ تَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ  
إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ يَوْمَ الْقَضَاءِ ، وَ عَيْشَ السُّعْدَاءِ ، وَ مَنَزِلَ الشُّهَدَاءِ ، وَ مُرَافَقَةَ  
الْأَنْبِيَاءِ ، وَ النَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ ۔

اللَّهُمَّ

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةَ فِي إِيْمَانٍ ، وَ إِيْمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقِي ، وَ نَجَاةَ يُتْبَعُهُ فَلَاحٌ ،  
وَ رَحْمَةً مِنْكَ وَ عَاقِبَةً مِنْكَ وَ مَغْفِرَةً وَ رِضْوَانًا ۔

اللَّهُمَّ

إِنِّي أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَ الْعِفَّةَ ، وَ حُسْنَ الْخُلُقِ وَ الرِّضَى بِالْقَدْرِ ۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ  
بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ، وَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذَائِبَةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيئِهَا ، إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ  
إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِي ، وَ تَرَى مَكَانِي وَ تَعْلَمُ سِرِّي وَ عَلَانِيَتِي ، وَ لَا يَخْفَى عَلَيْكَ  
شَيْءٌ مِنْ أَمْرِي وَ أَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيرُ ، وَ الْمُسْتَغِيثُ الْمُسْتَجِيرُ ، وَ الْوَجِلُ الْمُسْتَفِيقُ الْمُعِيرُ  
الْمُعْتَرِفُ إِلَيْكَ بِذَنْبِي ، أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِينِ ، وَ أَنْتَهِلُ إِلَيْكَ إِنْتِهَالَ الْمُدْبِيبِ الدَّلِيلِ  
وَ أَدْعُوكَ دُعَا الْخَائِبِ الضَّرِيرِ ، دُعَا مَنْ خَضَعْتَ لَكَ رَقَبَتَهُ ، وَ ذَلَّلْتَ لَكَ جِسْمَهُ ، وَ رَغِمَ لَكَ أَمُّهُ  
وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَ سَلَّمَ ۔

اللَّهُمَّ

اللَّهُمَّ



## تشریح

## حج و عمرہ کی احکام

اے دہلے پتلے اونٹوں پر اور تمام دور دراز راستوں سے آنے والو!

آپ کا یہ حق ہے کہ آپ پوری کوشش کریں کہ آپ کاج شہوانی باتوں، فسق و فجور، لڑائی جھگڑا اور گناہوں سے محفوظ رہیں، آپ کاج اللہ کی کتاب اور اس کے نبی محمد ﷺ کی سنت کے موافق ہو، کامل طریقہ پر ادا ہوا کہ آپ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے اجر عظیم، گناہوں کی مغفرت برائی کا کفارہ، درجات کی بلندی، اور جنت پا سکیں، یہی وہ حج مبرور (مقبول حج) ہے جس کا ذکر ایک متفق علیہ حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور حج مبرور کا بدلہ تو جنت ہی ہے“۔ متفق علیہ

حج مبرور جس کا بدلہ جنت ہے: وہ حج ہے جس میں احکام پورے پورے ادا کئے گئے ہوں، اور بہترین طریقہ پر ادا ہوا ہو، جو گناہوں سے خالی ہو، نیکیوں اور بھلائیوں سے بھرپور ہو، فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ حج مبرور: وہ حج ہے جس کی ادائیگی میں اللہ کی نافرمانی نہ کی گئی ہو۔

ہم آپ کی مومن روح کو ابھارتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ مضبوطی سے اللہ کی کتاب کو تمام لیں اور اس کے رسول ﷺ کی اقتداء کریں اور اپنے حاجی بھائیوں کے ساتھ تعامل کرنے میں اپنے اٹھے بیٹھے والوں کے لئے ایک قابل اتباع نمونہ ہو جائیں تاکہ آپ کاج - ان شاء اللہ حج مبرور ہو، آپ کی کوشش قابل قدر ہو، اور آپ اپنے گھر کو اس حالت میں لوٹیں کہ گویا آج ہی آپ کو آپ کی ماں نے جہنم دیا ہو، گندگیوں سے پاک، گناہوں سے دور ہو کر..

اور اے حاجی صاحب: جب آپ اپنے وطن کو لوٹیں گے تو -

جب بھی آپ کانفس آپ کو اللہ کی نافرمانی پر آمادہ کرے تو آپ اس دن کو یاد کریں جس دن آپ کعبہ کا طواف کر رہے تھے، صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے... یاد کریں اس دن کو جب آپ عرفہ کے میدان میں اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھائے ہوئے اللہ کی رحمت، اس کی معافی اور مغفرت کی امید میں تھے یقیناً یہ چیز آپ کو گناہوں اور برائیوں سے بچنے میں مددگار ثابت ہوگی، ہم آپ تمام کے لئے اللہ سے حج مبرور اور قابل قدر کوشش کی دعا کرتے ہیں، وہ تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

ہمارے نبی، آپ کے آل، اور آپ کے تمام صحابہ پر اللہ کی رحمت ہو۔



۶	سفر کے آداب	۱
۸	احرام	۲
۱۰	احرام باندھنے کی جگہیں	۳
۱۲	مختصرات احرام	۴
۱۵	حج میں قسمیں	۵
۱۷	عمرہ کا طریقہ	۶
۲۵	حج کا طریقہ	۷
۲۶	ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ	۸
۲۸	صرفہ کا دن..	۹
۳۰	مزدلفہ	۱۰
۳۲	ذی الحجہ کی دسویں تاریخ	۱۱
۳۳	طواف افاضہ	۱۲
۳۵	ایام تہریق	۱۳
۳۷	طواف وداع	۱۴
۳۸	حج کے ارکان اور واجبات	۱۵
۳۹	عورتوں کے مخصوص احکام	۱۶
۴۵	زہادت مسجد نبوی کا طریقہ	۱۷
۵۱	اہم فتاویٰ	۱۸
۶۵	دعا	۱۹

أوردو

طبع على نفقة

المكتب التعاوني للدعوة  
والتوعية بالإسلام بالربوة



من مشاريعنا

الوقف الدعوي

كفالة طالب علم

البت المباشر بالإنترنت

طباعة الكتب

الحج والعمرة

القوافل الدعوية

# ليكن هذا الكتاب دليلك إلى الحج المبرور

ساهم معنا في الدعوة إلى الله

٢٩٦٠٠٧٨٢٠٥ الكتاب والشريط

٢٩٦٠٠٥٨٥٨٧ عام

حسابات

٢٩٦٠١٦٩٦٦٥ الوقف الدعوي

٢٩٦٠١٧٧٢٧٠ الإنترنت

المكتب

شركة الراجحي المصرفية

الربوة - شارع الأمير متعب (الأربعين) - خلف فرع شركة الراجحي المصرفية للاستثمار  
ص. ب ٢٩٤٦٥ الرياض ١١٤٥٧ - هاتف ٤٤٥٤٩٠٠ - ٤٩١٦٠٦٥ - فاكس ٤٩٧٠١٢٦